قرآن پاک اور احادیث میں کیا فرق ہے ۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک میں دیکھتے ہیں۔

تمہید

کیا اللہ تعالیٰ نے دو قسم کی وحی نازل کی ہے ایک قرآن پاک اور دوسری حدیث ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قرآن پاک اور احادیث میں کیا فرق ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک میں دیکھتے ہیں۔

خواتین حضرات

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا وہ حکم ہے۔اور کلام ہے ۔جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر نازل کیا ہے اور اس کی حفاظت کا زمہ خود لیا ہے۔اس لیے اب کسی مزید رسول کی ضرورت ختم ہوگئی۔اس طرح رسول ﷺ خاتم النبین ہیں۔اور قرآن پاک ہمارے پاس محفوظ صورت میں موجود ہے۔

جبکہ احادیث وہ چیز ہے جو رسول ﷺ کے ڈھائی سو سال بعد ایران کے مختلف اماموں نے لکھیں۔ ہر امام نے چھ چھ سات سات لاکھ احادیث جمع کیں۔کہا جاتا ہے۔کہ ہر ہر امام نے یہ کام لوگوں سے پوچھ پوچھ کر کیا۔جس کے لیے الفاظ اس طرح استعمال کیے جاتے ہیں۔کہ فلاں نے فلاں سے سنا۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔فلاں نے فلاں سے سنا۔فلاں نے فلاں سے سنا۔فلاں نے فلاں سے سنا۔مگر پھر ہر امام نے لاکھوں احادیث کو ضائع کر کے چھ یا سات ہزار احادیث کو باقی رہنے دیا اور کتابوں میں لکھ دیا ۔اور اس طرح فرقہ پرستی کی بنیاد رکھی۔اس طرح ان احادیث کی بدولت قرآن پاک کی تعلیمات کو بدل دیا۔

خواتین حضرات

اس کے لیے ایک مثال دینا چاہوں گی ۔۔۔کہ جن اماموں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کی آیات کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔تو جو امام اپنے فرقے کی خاطر تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقہ بنا لیتے ہیں،اور دوسروں کو بھی مجبور کرتے ہیں۔اس طرح قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہیں مانتے۔یعنی ایمان نہیں لائے۔ان کے کام میں غور کریں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن سے رسول ﷺ کی امت اُمید رکھتے ہیں۔کہ وہ رسول ﷺ کے لیے ایمان لانے والے تھے۔مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو نہیں مانا۔یعنی رسول ﷺ کے لئے ایمان نہیں لائے۔ بلکہ تشریح کی آڑ میں حدیث کے زریعے قرآن پاک کو بدل دیا۔

:سورہ البقرہ— آیت 75

أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

اردو ترجمہ:

کیا آپ ﷺ یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ آپ کے لیے ایمان لے آئیں گے؟ حالانکہ ان میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو اللہ تعالیٰ کا کلام سنتا تھا، پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف یعنی تبدیلی کر دیتا تھا۔اور وہ جانتے تھے۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اُن لوگوں کا زکر ہے۔ جو قرآن پاک کی آیات میں تبدیلی کرتے تھے۔ ان آیات میں غور کریں تو پتہ چلے گا کہ یہ وہ لوگ تھے۔ جن سے رسول ﷺ اُمید رکھتے تھے ۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات سننے کے بعد ان کے لیے یعنی رسول ﷺ کے لیے ایمان لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حالانکہ ان میں ایک ایسا گروہ بھی تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کا کلام سنتا تھا، پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف یعنی تبدیلی کر دیتا تھا۔ اور وہ جانتے تھے۔۔

خواتین وحضرات

اسی طرح تمام فرقے اپنے اپنے اماموں کی دی ہوئی احادیث کو قرآن پاک کی تفسیر اور تشریح کہتے ہیں۔ اس طرح قرآن پاک کی اصل عبارت کو نہیں مانتے۔ بلکہ تشریح کو مانتے ہیں۔ اس طرح کی تشریح کو شان نزول بھی کہتے ہیں۔ جبکہ ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے کوئی قید نہیں رکھی سوائے علم کے یعنی سوائے پڑھا لکھا ہونے کے۔ اس کے لیے قرآن پاک سے آیات دکھانا چاہوں گی۔ کہ قیامت والے دن ہم پر عذاب کی بات اس لیے پوری ہوگی کہ ہم نے اپنے علم کو استعمال کیے بنا اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس دن ہم سب سے پوچھے گا۔ کہ کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا تو پھر تم کیا کرتے رہے اور ہمارے ظلم کی وجہ سے ہم پر عذاب کی بات سچی ہو جائے گی پھر ہم بول بھی نہ سکیں گے۔

سورہ نمل۔ آیات 82 تا 85۔ پارہ 19

اور جب ان پر بات پوری ہو جائے گی۔ تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن میں ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔ یہاں تک کہ جب وہ آ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات

شان نزول کے بارے میں میری کتاب دیکھیں۔ مرتے وقت ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ کتاب نمبر 53

خواتین وحضرات

آج ہم قرآن پاک سے دیکھیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ اور قرآن پاک کے مقابلے میں دین کے نام پر لکھی گئی کتابوں کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔

یاد رہے کہ دین میں فرقے بنانے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔ یعنی یہ امت کو تقسیم کرنے والے امام رسول ﷺ کے کچھ نہیں لگتے یعنی رسول ﷺ کے ساتھ ان کا کوئی لینا دینا نہیں۔ کوئی واسطہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ سورہ انعام آیت 159 پارہ نمبر 8 میں فرماتے ہیں بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ فرقہ بنانے والوں سے نبی ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے بعد فرقہ پرستی کا یہ کاروبار کس طرح سے جاری وساری ہے۔ اس کی وجہ دراصل ان نام نہاد اماموں کی احادیث کے زریعے تفسیر اور تشریح ہے۔ یہ لوگ قرآن پاک کے حکم کو بدلنے کے لیے احادیث کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ رسول ﷺ کی اطاعت کے لیے ہی ان احادیث کی اطاعت کرتے ہیں۔ آج ہم قرآن پاک سے وہ آیات دیکھیں گے یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم دیکھیں گے۔ جس میں فرقہ پرستی پھیلانے والوں کے کام کا جائزہ لیا جاریگا کہ ان نام نہاد اماموں اور ان کی کتابوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا حکم دیا ہے۔ یعنی رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے کیا بتایا ہے اور کس طرح ان نام نہاد اماموں اور ان کی کتابوں کے کے بارے میں کیا بتایا ہے۔ اور ان کی سزا کے بارے میں ہمیں کیا بتایا ہے۔ انشاء اللہ ہم قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے حکم دیکھیں گے ۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان نام نہاد اماموں اور ان کی کتابوں کو ریجکٹ کرتا ہے یعنی رد کرتا ہے۔ یعنی ان کی کتابوں کو آگ لگاتا ہے۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

خواتین وحضرآت !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بھی ہمیں ابراہیمؑ کا دین سکھایا گیا ہے۔اور ہمیں حکم دیا گیا ہے۔کہ جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔اسی طرح ہم بھی ایمان لائیں۔اگر ہم اس طرح اسلام نہیں لاتے۔ایمان نہیں لاتے تو ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہیں۔ان آیات سے آپ کو پتہ چلے گا کہ تمام فرقے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہیں۔ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔کیونکہ وہ اس طرح ایمان لانے کے بجائے کلمہ پڑھ کر مسلم بنتے ہیں۔یہ کلمہ پورے قرآن پاک میں کہیں موجود نہیں ہے۔بلکہ دو مختلف آیات کو جوڑ کر کلمہ بنایا گیا ہے۔سوال صرف اتنا ہے۔کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک میں اس بات کی اجازت دی ہے۔کہ ہم کسی بھی دو مختلف آیات کے دو ٹکڑے آپس میں جوڑ کر ایک کلمہ بنا سکتے ہیں۔اس طرح کی تحریف کرنے کی اجازت اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی کس آیت میں ہے۔مگر یہ تحریف تمام فرقہ پرست کرتے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔ جو حنیفا تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دیں گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہیں۔تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔اللہ تعالیٰ کا رنگ۔۔اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے اچھا رنگ کس ہو سکتا ہے۔اور ہم تو اُسی کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دیں گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو وہ بھی ایمان لائے اور انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ ان باتوں سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔تو در حقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔جس سے نام نہاد اُمت مسلم پھر چکی ہے۔یعنی مرتد ہو چکی ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔بریلوی بن جاؤ۔یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اور وہ مشرک نہ تھے۔یہ طرز عمل تمام رسولوں کا تھا۔ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔اسی طرح اسلام لانا ہے۔ایمان لانا ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔فرقے بنانا اور اُن کی اطاعت کرنا رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔بلکہ مخالفت ہے۔اور یہ اسلام نہیں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں ہے۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔اس میں اللہ تعالیٰ دین اسلام سکھا رہے ہیں۔جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

سورہ آل عمران۔آیات 83 تا 85۔پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چارونا چار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دیں گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دیں گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔ جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرنا چاہے گا۔اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ﷺ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور قرآن پر ایمان لائیں اور جو دوسرے رسولوں کو کتابیں دیں گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرات!

جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔اسی طرح اسلام لانا ہے۔ایمان لانا ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے ۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

ہم نے ان دو عورتوں کے ایمان کی مثال کو سمجھنا ہوگا۔اور اس طریقے پر ایمان لانا ہوگا۔یعنی قرآن پاک سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنا ہوگی۔

سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28

اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔وہ دونوں ہمارے غلاموں میں سے دو نیک غلاموں کے نکاح میں تھیں۔مگر انہوں نے ان سے خیانت کی۔پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا۔اور ان عورتوں کو حکم ہوا۔کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

اسطرح اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔جب اُس نے کہا۔اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے۔اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے۔اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دے اور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے۔جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔انہوں نے اپنے رب کی باتوں کی اور کتابوں کی تصدیق کی۔اور وہ فرمابردار تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو منتخب کیا۔دونوں رسولوں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اور دونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کی نافرمان تھیں۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی نہ تھی۔یعنی کافر تھیں یعنی کسی بھی فرقے سے تعلق تھا۔جبکہ رسول تو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوتا ہے۔شوہر کے ساتھ یہی بددیانتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایمان سمجھانے کے لیے فرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔ایمان کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچ ماننا اور ان کی اطاعت کرنا۔ اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنا۔حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی۔تورات کو سچ مانتی اور اس کی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔

اور حضرت مریم بھی ایمان والی تھی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی۔اور اسکی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔اور وہ فرماں برداروں میں سے تھیں۔

ایمان والے لوگ رسول ﷺ کی طریقے پر ایمان لائیں گے۔۔

خواتین وحضرات!

ہم نے رسول ﷺ کی طرح ایمان لانا ہے۔نہ کہ فرقہ پرستوں کیطرح۔۔۔کہ لاشعوری طور پر کلمہ پڑھ لیا۔بس پھر کسی فرقے پر ساری زندگی گزار لو۔۔۔اور اسلام کی حالت میں مرنے کے بجائے کسی فرقے پر مرجاؤ۔

) سورہ البقرہ آیت 285 پارہ 3

رسول ﷺ اس پر ایمان لائے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل کیا گیا۔اور تمام ایمان والے بھی۔ہر ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر۔اور رسولوں پر ایمان لائے۔اور اس کے رسولوں میں کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کر لی۔اور ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔اے ہمارے رب ہم نے تیری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ اس طرح ایمان لائے ہیں۔جس طرح رسول ﷺ اور ایمان والے یعنی صحابہ ایمان لائے ہیں۔یا کہ فرقہ پرستوں کی طرح کہ بس لاشعوری طور پر کلمہ پڑھ لیا ۔بس پھر کسی فرقے پر ساری زندگی گزار لو۔۔۔اور اسلام کی حالت میں مرنے کے بجائے کسی فرقے پر مر جاؤ۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی ایت نمبر 102 میں ہمیں مرتے دم تک مسلم رہنے کا حکم دیا ہے۔۔۔

یہ آیت تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے۔اس کے علاوہ اگر ہم نے کسی اور کے خواہشات کی اطاعت کی۔تو ہمیں کوئی اللہ تعالیٰ سے بچا نہیں سکے گا۔

سورہ رعد آیت 37 پارہ 13

اور اس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے جب کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے اگر آپ نے ان کے خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا وہ علم ہے جو ہمارے لیے حکم کی حیثیت رکھتا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی اور خواہشات کی اطاعت کی تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ملے گا نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہے۔یا لوگوں کے خواہشات کی اطاعت کرنی ہے۔

خواتین حضرات

میں نے اپنی کتاب آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہے۔یا کافر ظالم فاسق بننا ہے۔

5) سورہ المائدہ — آیت 44

وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ؟ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

اردو ترجمہ:

اور میری آیات کو تھوڑی قیمت کے بدلے نہ بیچو، اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہی کافر ہیں۔

خواتین حضرات

جن اماموں نے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے ہمارے دین کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔تو جو لوگ اپنے فرقے کی خاطر تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقہ بنا لیتے ہیں ،اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت کو بیچ کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کیا۔لہذا وہ کافر ہیں۔

6) سورہ المائدہ — آیت 45

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اردو ترجمہ

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے، وہی ظالم ہیں۔

خواتین حضرات

جن اماموں نے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے ہمارے دین کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔تو جو لوگ اپنے فرقے کی خاطر اپنے امام کی دی ہوئی تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر

کے فرقہ بنا لیتے ہیں،اس طرح اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کیا۔لہذا وہ ظالم ہیں۔

7) سورہ المائدہ— آیت 47

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اردو ترجمہ:

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے، وہی فاسق ہیں۔

خواتین حضرات

جن اماموں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے ہمارے دین کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔تو جو لوگ اپنے فرقے کی خاطر اپنے امام کی دی ہوئی تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقہ بنا لیتے ہیں،اس طرح اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کیا۔لہذا وہ فاسق ہیں۔

آئیں خواتین حضرات اب قرآن پاک سے اُن آیات کی تفصیل دیکھتے ہیں۔جو نام نہاد اماموں کی دی ہوئی احادیث کی کتابوں کو ریجکٹ کرتیں ہیں۔

یہ ایات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

کیونکہ ہم کسی حدیث کی کتاب یا امام کی اطاعت نہیں کر سکتے۔۔قیامت والے دن ہم سے اور رسول ﷺ سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے ظلم کیا ہوگا۔وہ نقصان اُٹھائیں گے۔

سورہ اعراف۔آیات 2 تا 9۔پارہ 8

یہ ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے۔اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے دل میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔تاکہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں اور یہ ماننے والوں کے لیے نصیحت ہے۔تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہیں۔جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا۔پھر جب ان پر عذاب آگیا تو اس وقت ان کی پکار یہی تھی کہ بلاشبہ ہم ہی ظالم تھے۔جن لوگوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے ہم ان سے بھی ضرور پوچھیں گے اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر ہم اپنے علم سے پوری حقیقت ان پر واضح کر دیں گے۔آخر ہم اس وقت غائب تو نہیں تھے۔اس دن انصاف کے ساتھ اعمال کا وزن کیا جائے گا۔جن کے پلڑے بھاری نکلے۔۔وہی کامیاب ہونگے اور جن کے پلڑے ہلکے نکلے تو یہی لوگ ہیں۔جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا کیونکہ وہ ہماری آیات سے ظلم کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہ کرو۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن بستیوں کو بھی عذاب سے ہلاک کیا۔وہ عذاب کے وقت تو یہی کہتے تھے کہ ہم ظالم تھے یعنی نافرمان تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو نہیں مانتے تھے۔قیامت والے دن اللہ تعالیٰ لوگوں اور رسولوں سے پوچھیں گے۔جبکہ اللہ تعالیٰ سب جانتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت موجود ہیں۔جنہوں نے ظلم کیا ہوگا۔ان کے ترازو میں کوئی وزن نہ ہوگا اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات پر عمل کیا ہوگا چاہے وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو۔ان کے ترازو کے پلڑے بھاری ہونگے اور وہ کامیاب لوگ ہونگے۔کیونکہ ایسے لوگوں کے گناہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرما دیں گے۔یہ لوگ ایمان والے ہوں گے۔قرآن پاک کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہیں کرتے ہوں گے

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو کافی کہا ہے۔یعنی ہمیں قرآن پاک کے ساتھ کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔یعنی کسی حدیث کی کتاب کی ضرورت نہیں۔۔جس کی گواہی اللہ تعالیٰ دے رہے ہیں۔اور پیغام ہم تک رسول ﷺ نے پہنچایا ہے

سورہ عنکبوت۔آیت 51 اور 52۔پارہ 21

کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔ جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ بے شک اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ ہیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کیا لوگوں کے لیے یہ قرآن کافی نہیں ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور رحمت ہے ان کے لیے جو لوگ اسے مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ یعنی قرآن میں لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔ جس کی گواہی دی جا رہی ہے۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو گلے سے لگانے والے ہیں۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی گواہی کو گلے لگایا تو اللہ تعالیٰ بھی ہمیں گلے سے لگا لیں اور اگر ہم نے قرآن کی نصیحت اور رحمت کو کافی نہ سمجھا۔ اور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ اور جھوٹ کی اطاعت کرتے رہے تو نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ ایمان والوں اور رسول ﷺ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ کہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں نصیحت اور رحمت ہے۔ اور ایمان والوں کے لیے قرآن کافی ہے۔ یہ رسول ﷺ کا پیغام تمام دنیا کے نام ہے۔ اور قیامت تک کے لیے ہے۔

یہ ایت تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

اسلام صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُس دن رسول ﷺ پر مکمل کیا۔ اُس دن کے بعد کسی نے دین اسلام کو مکمل نہیں کیا۔ یعنی کسی راوی یا حدیث کی کتاب نے کچھ نہیں کیا۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے آپ ﷺ کے لیے آپ کا ادین مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت آپ پر پوری کر دی ہے اور آپ کے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمابردای کرنا۔ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔ اس کے ساتھ کسی بھی فرقے کی اطاعت ہمیں مشرک بنا دے گی۔۔ کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔ لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو۔ ہمارا دین مکمل ہے۔ اور جو کہتا ہے ک قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہے۔ جس طرح شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔

وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔ وہی کافر ہے۔ کیونکہ شیطان بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور فرقہ پرست بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان۔۔۔ جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والا ہے۔ یعنی شیطان کا طریقہ اختیار کریگا وہ اسلام سے پھر جانے والا ہے۔ وہ مرتد ہے۔ چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے باپ دادا ہوں۔

یہ تین مثالیں تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

آئیں تین مثالوں میں غور کرتے ہیں جو ایک جیسی ہیں۔۔۔ قرآن پاک کے علم کی اطاعت نہ کرنے والے مشرک ہیں ظالم ہیں۔ اور کافر ہیں۔۔۔ قرآن پاک کے علم کی اطاعت نہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔

سورہ رعد۔ آیات 36 تا 37۔ پارہ 13۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض فرقے اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ

کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں گروہ بندی یعنی فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں۔ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔
خواتین وحضرات!
اطیعو اللہ واطیعو الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی یعنی فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا ہے۔جس کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے۔
اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کے ساتھ کسی اور کی بندگی یعنی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔اگر ہم فرقوں کے اماموں کی اطاعت کرتے ہیں تو مشرک ہیں۔
آئیں اسی طرح کی ایک آیت اور دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیات 145 کا آخری حصہ اور 146 تا 147 پارہ نمبر 2 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور اگر تم نے اس علم کے بعد جو تمہارے پاس پہنچ چکا ہے ان کے خواہشات کی اطاعت کی۔تو یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں مگر ان میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے سچ کو چھپا رہا ہے یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے لہٰذا تم اس کے متعلق ہرگز شک میں نہ رہنا۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے یہ قرآن سچ ہے اور ہمیں اس کے متعلق ہرگز شک نہیں کرنا چاہئے۔قرآن پاک کے علم کے بعد کسی علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے۔
خواتین وحضرات آئیں اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیت 120 تا 121 پارہ نمبر 1 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور آپ سے یہود اور نصاریٰ اس وقت تک راضی نہ ہونگے جب تک آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کرنے لگیں۔کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد ان کی خواہشات کی اطاعت کی۔تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے۔وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو خطاب کرنے کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد لوگوں کے خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔یعنی نافرمانی کرے وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا ۔کہ تین مثالیں دیں گئی۔پہلی مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو مشرک کہا گیا۔دوسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو ظالم کہا گیا۔تیسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو کافر کہا گیا۔
تمام لوگ جو قرآن پاک کے ساتھ کسی اور خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں۔وہ مشرک ہیں ظالم ہیں اور کافر ہیں۔سب کے نام رسول ﷺ کا پیغام ہے۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔یعنی کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی اصلی ہدایت ہے۔
جو اللہ تعالیٰ کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے ۔یعنی قرآن پاک کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے۔ وہ ایمان والا ہے۔
خواتین وحضرات!
ہم نے ان تین مثالوں سے سیکھا۔کہ قرآن پاک آنے کے بعد جو لوگ اپنے اماموں کی خواہشات کی اطاعت کریں گے ۔ وہ مشرک ہیں۔وہ ظالم ہیں۔اور کافر ہیں۔

یہ ایت تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
فرقہ پرست قرآن پاک کا تھوڑا سا علم حاصل کرتے ہیں جس سے وہ گمراہی خریدتے ہیں۔یہ قرآن اور رسول ﷺ کے دشمن اللہ تعالیٰ ہی کافی ولی ہے۔اور مددگاری کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

سورہ النساء۔آیت 44 تا 45۔پارہ نمبر 7

کیا آپ نے ان لوگوں کو دیکھا ہے۔جنہیں کتاب کا کچھ علم دیا گیا ہے۔جس سے وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ آپ بھی راستے یعنی قرآن پاک سے بھٹک جاؤ۔اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کافی ولی ہے۔اور مددگاری کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن کے پاس قرآن پاک کا تھوڑا سا علم ہوتا ہے۔وہ اس سے گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ بھی راستے یعنی

قرآن پاک سے بھٹک جائیں اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے تمہاری سرپرستی اور مدد کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

جولوگ نبی کریمؐ کے دشمن ہیں وہ قرآن پاک کا تھوڑا سا علم حاصل کرتے ہیں اور اس علم کو لوگوں کے گمراہ کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں یہ لوگ دراصل نبی ﷺ کے دشمن ہیں جو قرآن پاک کی تعلیمات سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اس سلسلے میں فرقے اختیار کرنے والوں کو دیکھ لیجیے۔قرآن پاک فرقہ بنانے سے منع کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے کا حکم دیتا ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنے کا حکم دیتا ہے۔اس طرح فرقہ پرست مسلم بننے کے بجائے فرقہ پرست بن کر زندگی گزارتے ہیں۔کافر بن کر زندگی گزارتے ہیں۔اور نہ جانے یہ کس طرح گمراہی خرید رہے ہیں۔

یہ آیات احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
ہماری ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے کتاب یعنی قرآن پاک دیا۔تا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ نہ کہہ سکیں۔کہ اگر کتاب ہم پر اتاری جاتی تو ہم یقیناً یہود اور انصاری سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے بعد کوئی کتاب نہیں دی۔

سورہ انعام۔آیت 154 تا 157۔پارہ نمبر 8

پھر ہم نے موسیٰ کو ایسی کتاب دی تھی جو احسان کرنے والوں کیلئے مکمل تھی اور اس میں ہر بات کی تفصیل بھی تھی اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ کتاب یعنی قرآن جو ہم نے نازل کیا ہے بڑا با برکت ہے لہٰذا اس کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے نیز اس لیے دی ہے تا کہ تم پر نہ کہہ سکو کہ کتاب تو ہم سے پہلے کے دو گروہوں (یہود اور انصاری) پر ہی نازل کی گئی تھیں اور ہم تو ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے۔یا یہ کہنے لگو کہ اگر کتاب ہم پر اتاری جاتی تو ہم یقیناً ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو اب تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں انہیں ہم اس عمل کی بہت بُری سزا دیں گے۔منہ موڑنے کی وجہ سے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی تعلیمات پڑھنے پڑھانے کی غرض سے اتاریں ہیں تا کہ ہم ہدایت کے راستے پر چل سکیں اور گمراہ نہ ہوں۔مگر بدقسمتی کہ ہم نے قرآن پاک کو صرف ثواب کا ذریعہ سمجھا ہے ہدایت کا ذریعہ نہیں سمجھا۔ان آیات کے زریعے انسان کے اُن تمام بہانوں کا زکر ہے۔جو انسانی زہن سوچ سکتا ہے۔ان آیات میں ایسے ہی بہانوں کا زکر ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔لو بس تمھارے سارے بہانے ختم۔کیونکہ تمھارے پاس قرآن پاک آ گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب انسان بہانہ نہیں کر سکتا کہ وہ ہدایت پر کیوں نہیں تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اب تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں انہیں ہم اس عمل کی بہت بُری سزا دیں گے۔منہ موڑنے کی وجہ سے۔

خواتین وحضرات!

لوگوں نے قرآن پاک سے منہ موڑ کر احادیث کی کتابوں کو سات سات سال پڑھ کر اسی کو سناتے ہیں اس طرح قرآن پاک سے منہ موڑ رکھا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں انہیں ہم اس عمل کی بہت بُری سزا دیں گے۔منہ موڑنے کی وجہ سے۔-----------

یہ آیات احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
قرآن پاک زندہ لوگوں کیلیے ہے نہ کہ مردہ لوگوں کے لیے۔۔
رسول ﷺ نے زندہ لوگوں کو قرآن پاک سے خبردار کیا ہے۔تا کہ کفر یعنی نافرمانی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی عذاب کی بات سچی ہوجائے۔مگر فرقہ پرست مدرسوں میں زندہ لوگوں کو سات سات سال اپنے فرقے کی دی ہوئی احادیث کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔اور قرآن پاک کو صرف حفظ یعنی رٹایا جاتا ہے۔

سورہ یٰسین۔آیت 69 تا 70۔پارہ نمبر 23

ہم نے اس نبی کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ اس کیلیے مناسب بھی نہ تھا یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح پڑھی جانے والی کتاب ہے تا کہ جو زندہ ہے اسے خبردار کرے اور کفر کرنے والے یعنی نافرمانی کرنے والے پر بات سچی ہوجائے۔

خواتین وحضرات!

یاد رکھیں۔کہ زندہ لوگوں کو خبردار کرنے کے لیے قرآن پاک ہے۔اور نافرمانی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہوجائے گی۔یعنی کہ وہ جہنمی ہیں۔۔۔

خواتین وحضرات

یہ ایات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
آئیں ان آیات کو غور سے پڑھتے ہیں۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن پاک کو اپنا حکم کہا۔اس کے علاوہ کسی کتاب کو اپنا حکم نہیں کہا۔قرآن پاک کے علم پانے کے بعد راویوں کے خواہشات کی اطاعت کرنے والوں کو نہ کوئی ولی ملے گا نہ کوئی مددگار ملے گا۔۔۔
آپ دیکھیں کہ پہلے یہ ایت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے ہیں۔پھر اب یہ ہمارے لیے ہیں۔کہ ہم ان راویوں کے خواہشات کی اطاعت نہ کریں۔جنہوں نے احادیث لکھی ہیں۔

سورہ رعد۔آیات 36 تا 37۔پارہ 13۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض فرقے اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کے خواہشات کی اطاعت کی۔اس کے بعد جب کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے۔تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ بندی یعنی گروہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے۔کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں۔ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ ہم کسی اور کی بات نہیں مانیں گے۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان ایات میں اللہ تعالیٰ نے فرقہ پرستوں کی حقیقت بیان کی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کو ہم نے کتاب یعنی قران پاک دیا ہے وہ اس کی باتوں سے خوش ہوتے ہیں۔۔اور فرقوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اس کی باتوں کے نافرمان ہیں۔اللہ تعالیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بتا دو کہ مجھے تو صرف یہی حکم ہوا ہے کہ میں صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کروں۔اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤں۔اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا
اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید کی۔ اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا۔ جن کے پاس قرآن پاک ہے۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو قرآن پاک کی باتوں سے خوش ہوتے ہیں۔ اور دوسری قسم ان فرقہ پرستوں کی ہے۔ جو قرآن پاک کی بعض باتوں کے نافرمان ہیں۔ ان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تو بس یہی حکم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات
تو آپ نے دیکھا ہے کہ ان ایات سے بھی احادیث کا رد ہوتا ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رب کی بندگی کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے تھے۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔۔۔۔ راویوں کی طرف نہیں بلایا۔
آپ نے دیکھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا ہے۔ یعنی اس رب کی طرف بلایا ہے جس کی طرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ کر جانا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہم لوگوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے اس اللہ تعالیٰ کی طرف جس کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے۔۔

خواتین وحضرات
اس ایت میں رسول میں اور اللہ تعالیٰ میں فرق واضح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے ہم نے صرف اس کی بندگی کرنی ہے اور اسی کی طرف بلانا ہے۔ اس ایت سے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رسول کی اطاعت کی اڑ میں اپنی طرف نہیں بلایا۔ نہ ہی اپنی بندگی کا پیغام دیا ہے۔ نہ ہی خود کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے۔۔ اور نہ ہی راویوں کی طرف بلایا ہے۔ نہ ہی اپنے ساتھیوں یعنی صحابہ کی طرف بلایا ہے۔۔ اور نہ ہی نام نہاد اماموں کی طرف بلایا ہے۔ بلکہ اس اللہ تعالیٰ کی طرف جس کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے۔ اور اسی کی بندگی کا حکم دیا ہے۔

خواتین وحضرات ائیں اگلی ایات کی طرف چلتے ہیں جس سے ان آیات کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔۔۔۔۔

احادیث والے لوگ قرآن پاک میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ مت بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن پاک سے نصیحت کرنے کا حکم دیا ہے۔ کسی حدیث کی کتاب کا نام نہیں لیا۔ اس طرح یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔

سورۃ انعام۔ آیات 68 تا 70۔ پارہ 7
اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں نکتہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان سے منہ پھیر لو۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور حدیث میں مشغول ہو جائیں اور اگر کبھی تم کو شیطان بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔ ان کے حساب میں پرہیزگاروں پر کسی چیز کی ذمہ داری نہیں ہے۔ البتہ نصیحت کرنا کہ تا کہ وہ پرہیزگار بن جائیں اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ انہیں یہ قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہو کہ انسان اپنے اعمال کے بدلے میں ہلاک نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی حمایتی ہے اور نہ سفارش کرنے والا اور وہ کسی بھی چیز سے بدلہ دینا چاہے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے کے بدلے میں ہلاک ہوں گے۔ انہیں پینے کو کھولتا ہوا پانی ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا۔ اس کے بدلے میں جو کفر وہ کرتے رہے۔

خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ فرقہ پرست قرآن پاک میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ ایسے ظالم لوگوں کے پاس بیٹھنے کی بھی اللہ تعالیٰ اجازت نہیں دیتے۔ جب تک وہ اپنا موضوع نہ بدل لیں۔ ان کے حساب میں پرہیزگاروں پر کسی چیز کی ذمہ داری نہیں ہے۔ البتہ نصیحت کرنا کہ تا کہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔ یہ ظالم لوگ کفر یعنی فرقہ پرستی میں مبتلا ہیں۔ فرقہ پرست جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ انہیں یہ قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہو کہ انسان اپنے اعمال کے بدلے میں ہلاک نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی حمایتی ہے اور نہ سفارش کرنے والا اور وہ کسی بھی چیز سے بدلہ دینا چاہے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے کے بدلے میں ہلاک ہوں گے۔ انہیں پینے کو کھولتا ہوا پانی ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا۔ اس کے بدلے میں جو کفر وہ کرتے رہے۔ یعنی جو فرقہ پرستی وہ

یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔
کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو احادیث پیش کرنے کی اجازت اللہ تعالیٰ نے دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ساتھیوں سے منع کر دیا جو قرآن پاک کے سوا کچھ اور چاہتے تھے۔ اگر رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن پاک کے سوا انہیں کچھ دیتے۔۔ تو وہ جھوٹ ہوتا۔۔ اگر خدانخواستہ۔۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے یعنی قرآن پاک کے علاوہ کسی اور بات کو وحی کہتے۔ تو اللہ تعالیٰ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دنیا میں بھی ڈبل سزا دیتے۔ اور آخرت میں بھی ڈبل سزا دیتے۔

) سورہ بنی اسرائیل آیات73 تا75 پارہ15

جو وحی ہم نے آپ ﷺ پر نازل کی ہے۔اور قریب تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو فتنے میں ڈال کر اس وحی سے بہکا دیں۔تا کہ تم اسکے علاوہ ہم پر جھوٹ بناؤ۔اور اس صورت میں تمھیں وہ دوست بنا لیتے۔اور اگر ہم تمھیں ثابت قدم نہ رکھتے۔یقیناً قریب تھا۔کہ آپ ﷺ ضرور اُن کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے۔اس صورت میں ہم آپ ﷺ کو زندگی میں بھی دوگنی عذاب کا مزہ چکھاتے اور موت کے بعد بھی دوگنی سزا دیتے۔پھر آپ ﷺ کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو وحی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بات منسوب کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

خواتین وحضرات۔

لوگوں نے آپ ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے ساتھ جھوٹ شامل کرنے کی کوشش کی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ثابت قدم رکھا۔اگر ہم نے بھی ثابت قدم رہنا ہے۔تو ہمیں بھی وحی کے ساتھ اور کسی کی طرف جھکنے کی ضرورت نہیں۔ورنہ یہ سزا ہمارا مقدر بن جائے گی۔

خواتین وحضرات

حیرت کی بات ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک کے علاوہ کوئی بات اللہ تعالیٰ سے منسوب کرنے کی اجازت نہیں۔۔۔۔تو مولوی کیسے لوگ ہیں۔جو صحابہ کے نام پر احادیث پیش کرتے ہیں ان۔مولویوں کا کیا حشر ہوگا۔۔اس ایت سے ثابت ہوا کہ مولوی سند کے نام پر احادیث کے لیے جو دلائل پیش کرتے ہیں۔۔۔۔وہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔رسول ﷺ کو قرآن پاک کے علاوہ کچھ پیش کرنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

سوال صرف یہ پیدا ہوتا ہے۔نام نہاد اماموں امام بخاری امام شافعی۔۔امام حنبل۔امام ترمذی۔سخت ترین سزا پائیں گے۔۔۔انہوں نے احادیث کو قران پاک کی تشریح کہا۔مگر دراصل انہوں نے احادیث کو قران پاک پر حاکم بنا دیا۔۔۔۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کیا ہے تو لوگوں نے 73 فرقوں والی حدیث پیش کر کے قران پاک کو ریجیکٹ کر دیا۔اس طرح لوگوں کو فتنے میں مبتلا کر کے گمراہ کر دیا۔۔جبکہ فرقہ پرست کہتے ہیں۔کہ حدیث بھی وحی ہے۔۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی صحابی بھی وحی کے علاوہ رسول ﷺ کی طرف کوئی بات منسوب کرے گا۔تو رسول ﷺ کے مقابلے میں صحابی کی بات وحی نہیں۔وحی صرف اور صرف رسول ﷺ کے زریعے دیا گیا قرآن پاک ہے۔

یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔

تمام فرقہ پرست مولوی اطیعواللہ واطیعوالرسول کے لیے دلیل کے طور پر یہ مکمل ایت کے بجائے ادھوری ایت سنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔۔آج پوری ایت دیکھیں اور قرآن پاک سے چیک کریں۔آپ دیکھیں گے کہ یہ آیت صحابہ کے بارے میں تھی۔۔۔اس آیت کا مکمل ترجمہ دیکھیں۔ تا کہ فرقہ پرستوں کا جھوٹ آپ کے سامنے آ جائے۔

فرقہ پرست لوگوں کو جو ادھوری ایت سنا کر گمراہ کرتے ہیں۔وہ یہ ہے کہ جو رسول تمہیں دے ، وہ لے لو اور جس سے منع کرے رک جاؤ۔ حالانکہ یہ ایت صحابہ کے لیے تھی۔ ہمارے لیے نہیں ہے۔پوری ایت دیکھیں۔

سورہ حشر۔آیت 7۔پارہ نمبر28

جو مال فے یعنی مفت مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو بستیوں والوں سے دلوایا۔تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ اور رشتہ دار اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تا کہ جو لوگ تم میں سے دولت مند ہیں ان ہی کے درمیان نہ گھومتا رہے اور جو کچھ تمہیں رسولؐ دیں وہ لے لو جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس مال کی بات ہو رہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کو بغیر لڑے بستیوں سے دلوایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ یہ سارا مال تمہارا نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت سے اس میں حصہ دار ہیں جو رسول تمہیں مال دیں وہ لے لو اور جس مال سے روک دیں اس سے رک جاؤ یعنی رسولؐ کو پریشان نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے ۔

اپ نے دیکھا کہ اس ایت میں اللہ تعالیٰ مال غنیمت یعنی مال فے کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے فرماتے ہیں کہ جو چیز رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دیں۔وہ لے لو۔ اور جس چیز سے روکیں رک جاؤ یعنی رسول ﷺ کو تنگ نہ کرو۔ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال کو ضائع کر دے گا۔۔۔۔۔

فرقہ پرست امام اتنے پاگل ہیں۔ کہ یہ ایت ہمارے ساتھ پیچ کر دی ہے۔حالانکہ ہمارا اس ایت کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں کیونکہ نہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے۔۔نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے زمانے میں ۔۔۔کہ کوئی مال غنیمت ایا ہو۔اور ہم جھگڑ رہے ہوں کہ ہم نے یہ چیز لینی ہے ہم نے یہ چیز لینی ہے۔تو اللہ تعالیٰ ہمیں کہیں کہ جو رسول تمہیں دے دو۔وہ لے لو۔۔اور جس چیز سے روکیں۔ رک جاؤ۔

اپ نے دیکھا کہ کس طرح نام نہاد اماموں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔اور ہمیں بے وقوف بنایا۔

یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔

مثال

فرقہ پرست اس ایت کے زریعے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔اور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔کہ اس کا مطلب ہر قسم کی حدیث ہے۔

ان ایات میں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے نہیں بولتے یہ قران پاک وہی ہے جو اس کی طرف وحی کیا گیا ہے جسے بڑی قوتوں والے نے سکھلایا ہے یعنی اللہ تعالی نے سکھلایا ہے

سورہ نجم آیات 3 تا 5 پارہ 27

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔یہ اور کچھ نہیں ہے۔بس وحی ہے جو وحی کیا گیا ہے۔جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ وہ ایت ہے جس کے ذریعے فرقہ پرست لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کہ احادیث بھی وحی ہے۔۔۔

اس میں اللہ تعالی نے بتایا کہ وحی وہ چیز ہے جو بڑی قوتوں والے یعنی اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی ہے۔۔۔

ان ایات سے بھی وحی اور غیر وحی کے درمیان فرق واضح ہوتا ہے، وحی وہ چیز ہوتی ہے جو اللہ تعالی اپنے رسول کو سکھاتا ہے۔۔ان ایات سے ثابت ہوا کہ احادیث وحی نہیں ہے کیونکہ وہ اللہ تعالی نے صحابہ کو نہیں سکھائی۔کیونکہ اگر احادیث اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی ہوتی تو وہ قران پاک میں موجود ہوتیں۔

خواتین وحضرات۔۔۔۔۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدوحی ہے۔اس میں رسول ﷺ نے اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولا۔یعنی یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے

خواتین وحضرات

مزید دیکھتے ہیں کہ قران پاک سکھانے والا صرف اللہ تعالی ہے

) سورہ رحمٰن آیات 1 تا 2 پارہ 27

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ رحمٰن نے قرآن سکھایا۔

یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔یعنی احادیث کی تمام کتابوں کا بائیکاٹ کرتی ہے۔۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ جو قرآن پاک کے برابر کسی کلام کو کرتا ہے۔وہ ظالم ہے اور مرنے سے پہلے ہی ان پر عذاب شروع ہو جائیگا۔چاہے وہ کوئی محدث ہو یا کسی فرقے کا امام ہو یا بابا ہو۔

سورہ انعام آیات 93 تا 94 پارہ 8

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔یا کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔اور جس نے کہا۔کہ میں بھی اس جیسا کلام پیش کر سکتا ہوں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔اور کاش آپ دیکھیں۔کہ جب یہ ظالم موت کی سختیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔اور فرشتے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔نکالو اپنی جانیں۔آج تمھیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔جو تم کہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ۔اور اس کی آیات کے بارے میں تکبر کرتے تھے۔اور ہمارے پاس اُسی طرح تنہا آ گئے۔جیسا کہ پہلی بار ہم نے تمھیں پیدا کیا تھا۔اور تمھارے ساتھ وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے۔جنہیں تم خیال کرتے تھے۔کہ وہ تمھارے درمیان شریک ہیں۔بیشک تمھارے آپس کے تعلقات ٹوٹ گئے۔جو تم خیال کرتے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے قرآن پاک سے تین ایک جیسے ظالموں کو دیکھا۔ پہلا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو کہتا ہے اُس پر وحی نازل ہوتی ہے۔حالانکہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔تیسرا کہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے کلام کی طرح کلام پیش کر سکتا ہے۔یعنی قرآن پاک کے برابر کسی کلام کو کرے۔تو وہ ایسے ظالم ہیں۔کہ اُن پر موت سے پہلے ہی تکالیف کا آغاذ شروع ہو جاتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو مندرجہ زیل مثال سے واضح کرنا چاہتی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگوں کو دکھایا۔ایسا خیال کریں کہ تین مرد ہیں۔تینوں مردوں کے پاس ایک ایک کتاب ہے۔پہلا اپنی کتاب پیش کرتا ہے۔جس میں اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں یعنی وہ باتیں جو قرآن پاک میں موجود نہیں ہوتی۔مگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام لگاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔دوسرا مرد بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے۔کہ میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ اُس پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی

۔تیسرا انسان کوئی فرقہ پرست ہے۔وہ بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے۔اُس پر اُس کے فرقے کی کوئی حدیثیں لکھی ہوئی ہیں۔وہ کہتا ہے۔کہ یہ قرآن پاک کے برابر ہے ۔یہ تینوں ایک جیسے گناہ میں مبتلا ہیں۔یہ تینوں ایک جیسے ظالم ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔کہ تمام انسان اور جن ملکر قرآن پاک کی طرح کلام نہیں بنا سکتے۔اب جو لوگ اس طرح کی بات کریں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے ہیں۔کہ ان کے پاس کوئی قرآن کی طرح کی چیز موجود ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ تینوں نے ایک جیسی چیزیں ایجاد کیں۔جو قرآن پاک کے برابر سمجھیں گئیں۔اب مرتے ہی ان کا حشر شروع ہونے والا ہے۔

ہمارا المیہ یہ ہے۔کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو نظر انداز کر دیا ہے۔اور قرآن پاک کی جگہ یا اسکے برابر اپنے فرقوں کو کر لیا ہے۔یا قرآن پاک سے بھی بڑھا دیا ہے۔نعوذ باللہ میں نے خود ایک عالم کو یہ کہتے سُنا۔کہ ہم بخاری شریف کو قرآن پاک پر ترجیح دیتے ہیں۔ایسے فرقہ پرست نام نہاد عالم ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ہر فرقے والے اپنی حدیثوں کو ٹھیک اور دوسروں کی حدیثوں کو نا قبل عمل سمجھتے ہیں۔بلکہ کافر سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا تمام فرقہ پرستوں کے نام قرآن پاک میں پیغام موجود ہے۔جو لوگ بھی حدیثو ں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔وہ ظالم ہیں۔اور ان کا بہت برا حشر شروع ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

اس کتاب میں وضاحت کر رہی ہوں۔کہ جو لوگ حدیثوں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔ان میں اور غلام احمد قادیانی میں کوئی فرق نہیں ہے۔وہ کہتا تھا کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔یعنی اس نے اپنی باتوں کو قرآن پاک کے برابر کیا۔اور تمام فرقوں نے بھی اسی جیسا ہی کام کیا۔کہ رسول ﷺ کے دیے ہوئے قرآن پاک کے برابر اپنی اپنی فرقوں کی حدیثوں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔ان میں اور غلام احمد قادیانی میں کوئی فرق نہیں ہے۔اسی طرح کوئی ایک ایسی کتاب لائے۔جس میں باتیں لکھی ہوں ۔جیسا کہ موت کا منظر نامی ایک کتاب ہے۔اور کوئی کہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں۔خبردار ہو جاؤ۔کہ یہ تینوں ایک جیسے ملزم اور مجرم ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام صرف اور صرف قرآن پاک ہے۔اس کے علاوہ کوئی دوسرا کلام اللہ تعالیٰ کا نہیں ہے۔اور ہم نے صرف رسول ﷺ کو اپنا پیغام پہنچانے والا تسلیم کیا ہے۔اس کے علاوہ کسی اور کو تسلیم نہیں کرتے۔اور نہ کسی دوسرے پر یقین کرتے ہیں۔

یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔

پیش خدمت ہیں وہ آیات جس میں رسول ﷺ نے لوگوں کی ہر طرح کی کنفیوژن دور کر دی ہے۔

جب رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قران پاک کے بارے میں کہہ دیا کہ مجھے یہ حق نہیں دیا گیا کہ میں تمہیں قرآن پاک کے سوا کوئی دوسرا قرآن دوں یا اس میں تبدیلی کروں تو خواتین وحضرات پھر لوگوں نے احادیث کہاں سے بنا لیں۔اس کو کیوں وحی کہتے ہیں۔اس لیے کہ اس طرح رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہیں۔

مزید رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قرآن پاک میں تبدیلی کا اختیار نہیں ہے۔۔۔جبکہ تمام احادیث قرآن پاک کے متضاد ہیں۔۔مزید رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو صرف قرآن پاک کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف نازل کیا جاتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف قرآن پاک کی اطاعت کی۔اگر ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا دعوی کرنے والے ہیں تو ہمیں بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنی پڑے گی۔۔۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں تو ایک بڑے دن کا عذاب سے ڈرتا ہوں۔۔

) سورہ یونس آیات 15 تا 17 پارہ 11

جب ان پر ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھی جاتیں ہیں۔تو وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں تبدیلی کرو کہہ دو کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسکو بدل دوں۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں بیشک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمھارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔اور اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بے شک مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔کہ مجھے قرآن میں تبدیلی کا کوئی حق نہیں۔میں تو صرف اسکی اطاعت کرتا ہوں۔جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ کو حق نہیں دیا گیا تھا کہ وہ قرآن میں تبدیلی کر سکیں کہ پھر ہر فرقے کے نام نہاد مفسر اور عالم کو کس نے حق دیا کہ رسول ﷺ کے نام پر قرآن کی تفسیر کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کی سچی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا پھرے۔اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا جائے۔ایسے تمام لوگ ظالم ہیں اور یہ کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

کا کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ بڑے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔ظلم کا طوق ان کے گلے میں پڑ کر رہے گا۔

خواتین وحضرات!

ان ایات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی نے قرآن پاک کے علاوہ رسول ﷺ کو کوئی دوسری وحی نہیں دی۔۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ثابت ہوا کہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں کیونکہ اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک کے ساتھ کوئی دوسری وحی نہیں دی۔اسی طرح احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں کیونکہ یہ قران پاک کے متضاد ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم دیا کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لو تو جن لوگوں نے اس حکم کے مقابلے میں تہتر فرقوں والی حدیث پیش کی۔تو حقیقت یہ ہے کہ رسول ﷺ کا ان احادیث کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں۔

کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی نافرمانی نہیں کر سکتے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں تو وہ ایک بڑے کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

۔خواتین وحضرات

اگر ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا دعوی کرنے والے ہیں تو ہمیں بھی قران پاک کی اطاعت کرنا ہوگی جس کی اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ہم اپنا راستہ بدل نہیں سکتے اگر ہم نے اپنا راستہ بدل لیا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں میں سے نہیں ہوں گے۔

یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔

) سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

" آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔یعنی اطیعو اللہ اور اطیعو اللہ کا مطلب ہے۔قرآن پاک کی اطاعت کرنا

یہ آیات تمام احادیث کا سر قلم کرتی ہے۔

۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کا علم گن کر رکھا ہوا ہے۔

قرآن اور احادیث میں یہ فرق ہے۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کو گن کر رکھا ہوا ہے۔جبکہ ہر فرقے کا امام لاکھوں میں سے چند ہزار احادیث کا انتخاب کرتا ہے۔۔کانٹ چھانٹ کرتا ہے۔کسی کو ضعیف کسی کو صحیح کہتا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جو پیغام دیتا ہے اسے غیب کا علم کہتے ہیں۔۔۔اور رسول کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے فرشتے لگائے ہوتے ہیں۔۔تاکہ فرشتے معلوم کریں کہ رسول نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اماموں کے ساتھ ہرگز فرشتے نہیں لگائے۔

) سورہ جن آیات 26 تا 28 پارہ 29

اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔۔پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگا دیتا ہے۔تاکہ وہ معلوم کریں۔کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔اور جو ان کے پاس ہے۔ اس کے احاطہ علم میں ہے۔اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان ایات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وحی کے بارے میں بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کن لوگوں کو دیتا ہے۔

اپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وحی کا پیغام اس کو دیتا۔ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہوتا ہے۔۔اس کے ذریعے پیغام پہنچاتا ہے۔۔۔۔تو اس رسول کے آگے اور پیچھے فرشتے لگا دیتا ہے تاکہ تاکہ وہ معلوم کریں کہ اس نے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیے ہیں۔جو غیب کا علم ہوتا ہے۔جو صرف رسول کے پاس ہوتا ہے۔۔اور سا لن نے غیب کا علم گن کر رکھا ہوا ہے۔

ہاتھی ذرا تھا اپ نے دیکھا کہ ان ایات میں اللہ تعالیٰ نے رسول اور غیر رسول کے درمیان فرق واضح کر دیا۔۔ان ایات سے ثابت ہوا۔کہ وہی صرف قران پاک ہے۔جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے۔۔اور احادیث وحی ہرگز نہیں ہے۔۔جو صحابہ یا تبع تابعین یا راویوں کے پاس تھی۔۔۔اگر کوئی ان کو وحی کہتا ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ وہ راویوں کو رسول کہتے ہیں۔۔یہ رسول میں اور غیر رسول میں یہی فرق ہے کہ رسول کے پاس اللہ تعالیٰ کی وحی ہوتی ہے جو غیب کا علم ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے گن کر رکھا ہوتا ہے۔ان ایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حدیث وحی نہیں ہے کیونکہ کیونکہ محدثین لاکھوں حدیث میں سے چھانٹی کرتے ہیں۔کسی کو صحیح کہتے ہیں کسی کو ضعیف کہتے ہیں کسی کو موضوع کہتے ہیں۔

قران پاک کے ساتھ ایسا کچھ نہیں۔قران پاک کو اللہ تعالی نے گن کر رکھا ہوا ہے جبکہ احادیث اللہ تعالی سے کوئی لینا دینا نہیں

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

اگر لوگ قرآن پاک پر ایمان نہ لائے۔تو ان پر اللہ تعالیٰ اپنا عذاب نازل کر دے گا۔

کیونکہ ایمان لانے کا حکم قرآن پاک پر ہے۔قرآن پاک کے بعد کسی نام نہاد کی کتاب پر ایمان لانے کا حکم نہیں ہے۔

) سورہ النسآء آیت 47 پارہ 5

اے لوگو! جنہیں کتاب دی گئی ہے۔اس پر ایمان لاؤ۔جو ہم نے نازل کی ہے۔جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔۔اس سے پہلے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت یعنی پچھلی طرف پھیر دیں۔یا ان پر اس طرح لعنت کر دیں جیسے اہل سبت والوں پر کی تھی۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہونے والا ہے۔

پوسٹ نمبر 3

خواتین وحضرات اج میں نے اپنے بیان کے لیے جس ایت کا انتخاب کیا ہے اس ایت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں قران پاک کے سوا کوئی اور قران دوں یا قران پاک کو بدل دوں۔۔یادرہے کہ تمام فرقہ پرست قران پاک کے مقابلے میں موٹی موٹی احادیث کی کتابیں بنا رکھی ہیں اور اسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔حالانکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کتابوں سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ میں نہ قران کو بدل سکتا ہوں نہ قران پاک کے ساتھ کسی دوسرے قران کو دے سکتا ہوں۔۔

اگر رسول ﷺ قرآن پاک میں تبدیلی کرتے۔یا قرآن پاک کے ساتھ کوئی دوسری کتاب دیتے۔تو یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی۔نہ رسول ﷺ کو قرآن پاک بدلنے کا اختیار تھا۔نہ قرآن پاک کے ساتھ دوسری کتاب دینے کا اختیار تھا۔یادرہے کہ رسول ﷺ صرف قرآن پاک کی اطاعت کرتے تھے۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

جس میں اللہ تعالی نے صحابہ کرام کو حدیثوں کے لیے بیٹھنے سے منع کر دیا۔پھر نام نہاد چار اماموں کو تین سو سال بعد احادیث اکٹھی کرنے کا حکم کس نے دیا۔

خّواتین وحضرات

اج میں نے اپنے بیان کے لیے جس ایت کا انتخاب کیا ہے۔اس ایت میں اللہ تعالی نے صحابہ کرام کو منع کر دیا کہ حدیثوں کے لیے مت بیٹھو۔۔۔یقینی بات ہے کہ صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔پھر سوال یہ ہے۔کہ احادیث کے لیے کون بیٹھا ہے اور کس نے لکھیں۔

سورہ احزاب آیت 53 کے پہلے چار حصے کا ترجمہ پارہ 22

اے ایمان والو۔تم نبی کے گھروں میں مت داخل ہوا کرو۔مگر جب تمھیں اجازت دی جائے۔کھانے کے لیے۔کہ اس کے پکنے کا انتظار کرو۔اور لیکن جب تمھیں بلایا جائے۔تو اُس وقت داخل ہو جاؤ۔پھر جب کھانا کھا لو تو اُٹھ کر چلے جاؤ۔اور حدیثوں کے لیے مت بیٹھو۔بیشک تمھاری یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے۔اور اللہ تعالیٰ سچ سے نہیں شرماتا۔اور تمھیں کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔تمھاری یہ بات تمھارے لیے اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

:یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے

ان ایات میں اللہ تعالی قران پاک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قران پاک کے ساتھ اگر کوئی بات خود سے شامل کرتے تو اللہ تعالی ان کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور ان کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔۔۔پھر اللہ تعالی قران پاک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ قران پاک تو پرہیز گاروں کے لیے اللہ تعالی کی نصیحت ہے۔۔پھر اللہ تعالی اپنے نافرمانوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو میرے نافرمان قران پاک کو جھٹلاتے ہیں ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگا کیونکہ یہ قران پاک یقینی سچائی ہے

ان ایات سے ثابت ہوتا ہے کہ نصیحت صرف قران پاک ہے اس کے علاوہ باقی کچھ نہیں ہے فرقہ پرست یعنی اللہ تعالی کے نافرمان جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جھوٹ منسوب کرکے قران پاک کو جھٹلاتے ہیں تو یہ ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگا۔اللہ تعالی فرماتے ہیں یہ قران پاک یقینی سچائی ہے۔یہ قران پاک پرہیز گاروں کے لیے اللہ تعالی کی نصیحت ہے۔اپنے رب کی تسبیح کرو جو عظمت والا ہے۔

) سورہ الحاقہ آیات 43 تا 48 پارہ 29
اور یہ قرآن پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔ اور اگر وہ کوئی بات خود سے بنا کر ہمارے زمہ لگاتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔ اور اس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔ پھر تم میں سے کوئی ہمیں روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بیشک یہ تو پرہیز گاروں کے لیے نصیحت ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔ اور بلاشبہ یہ کافروں یعنی فرمانوں کے لیے حسرت کا باعث ہوگا۔ اور بے شک یہ قرآن تو یقینی سچائی ہے۔ پس آپ ﷺ اپنے رب کی تسبیح کرتے رہیے۔ جو بڑی عظمت والا ہے۔
:یہ ایات احادیث کو رد کرتی ہیں

:یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے

) سورہ المائدہ آیت 43 پارہ 6
اور وہ آپ ﷺ کو کیسے منصف بنا رہے ہیں۔ حالانکہ اُن کے پاس تورات موجود ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود ہے۔ پھر وہ اس کے بعد پھر جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اُن لوگوں کی بات ہو رہی ہے۔ جو تورات میں کسی حکم کے ہوتے ہوئے بھی رسول ﷺ کو حاکم بنا رہے تھے۔ منصف بنا رہے تھے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ ہمارے پاس قرآن پاک موجود ہے۔ ہم کس طرح فرقوں کو اپنا منصف بناتے ہیں۔ حاکم بناتے ہیں۔ اس لیے کہ ہم ایمان والے نہیں ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ کتاب منصف ہوتی ہے۔ جو رسول لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ رسول ﷺ سے کہا۔ وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا۔۔۔ اس ایت سے احادیث کی کتابوں کا رد ہوجاتا ہے۔ اس طرح کہنے سے اللہ تعالیٰ نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ یعنی جو رسول ﷺ کے پاس ہے۔ وہی پہلے رسولوں کے پاس بھی تھا۔ تو کیا پہلے رسولوں کے پاس چار فرقوں کی احادیث کی کتابیں تھیں۔ نہیں تھیں اس لیے رسول ﷺ کے پاس بھی نہیں ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ قرآن پاک میں نہ جھوٹ آگے سے نہ پیچھے سے داخل نہیں ہوسکتا۔۔۔ جو کچھ رسول اللہ سے کہا گیا وہی پہلے رسولوں سے کہا گیا۔ یعنی کہ وحی صرف قران پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قران پاک کے نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں فرمایا کہ جو لوگ اس سے گمراہی خریدتے ہیں
خواتین حضرت
لوگوں نے قرآن پاک سے کیسے گمراہی خریدی کہ انہوں نے اس کی تشریح حدیث کے ذریعے کر دی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ فرقے نہیں بنانے۔ ہم لوگوں نے فرقے بنا کر حدیث کے ذریعے گمراہی حاصل کر لی اور اللہ تعالیٰ کی ایت کے ذریعے نصیحت حاصل نہیں کی۔

) سورہ حٰم السجدہ آیت 40 تا 43 پارہ 24
بیشک جو لوگ ہماری ہماری آیات سے گمراہی اختیار کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں پھر کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے۔ یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے گا۔ تم جو چاہتے ہو کرو۔ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ اسے خوب دیکھتا ہے۔ بے شک جو لوگ نصیحت یعنی قرآن پاک کے نافرمان ہوئے۔ جب وہ ان کے پاس آیا۔ اور بے شک وہ تو ایک بڑی زبردست کتاب ہے۔ جس میں جھوٹ نہ آگے سے آسکتا ہے۔ اور نہ پیچھے سے۔ یہ حکمت والے لائق ستائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو پہلے رسولوں سے کہا گیا۔ بیشک آپ کا رب بڑا معاف کرنے والا ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا۔ کہ قرآن پاک وہ کتاب ہے۔ جو پہلے رسولوں کو بھی دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔ اس بات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے بارے میں معلومات ہمیں رسولوں والے واقعات سے ملیں گی۔ کہ جب وہ رسول یہی کلام اپنی قوم کے پاس لے جاتے تھے۔ تو وہ کیا سلوک کرتے تھے۔ اور ہم نے کیا سلوک کیا ہے۔ ہم میں اور اُن قوموں میں کیا فرق ہے۔ ہم غور کریں گے۔ کہ اس پیغام کے ساتھ چودہ سو سال ہم کیا سلوک کرتے رہے۔ کیا ہم ایمان کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھ پائے۔ کیا ہم مسلمان کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھ پائے۔ کیا ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کا مطلب قرآن پاک سے سمجھ پائے۔
اُن واقعات سے ہم اپنا تعین کریں گے۔ کہ ہم کیا ہیں کافر ہیں یا مسلمان۔ ہم جو اپنے آپ کو کہیں گے وہ اس وقت تک نہیں بن سکتے۔ جب وہ قرآن پاک کے عین مطابق نہ

ہو۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بیشک جولوگ ہماری آیات سے گمراہی اختیار کرتے ہیں،وہ ہم سے پوشیدہ نہیں پھر کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے۔یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے گا۔تم جو چاہتے ہو کرو۔بیشک جو کچھ تم کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھتا ہے۔بے شک جو لوگ نصیحت یعنی قرآن پاک کے نافرمان ہوئے۔جب وہ ان کے پاس آیا۔اور بے شک وہ تو ایک بڑی زبردست کتاب ہے۔جس میں جھوٹ نہ آگے سے آ سکتا ہے۔اور نہ پیچھے سے۔یہ حکمت والے لائق ستائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔بیشک آپ کا رب بڑا بخشنے والا اور ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

:یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے؛

ان ایات میں اللہ تعالی نے اللہ تعالی نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے قران پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان کی برائیاں ان سے اللہ تعالی دور کردے گا اور ان کی حالت کو سنوار دے گا۔اس لیے کہ یہ اس چیز کی اطاعت کرتے ہیں جو اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ان کے مقابلے میں دوسرے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالی کے نافرمان ہیں جو جھوٹ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔یعنی احادیث کی اطاعت کرتے ہیں۔یعنی ہر فرقہ اپنے فرقے کی دی ہوئی کتابوں کی اطاعت کرتے ہیں۔یعنی جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔۔

سورہ محمد ایت نمبر 2 تا 3

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا۔اور وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے۔اللہ تعالی ان کی برائیاں دور کردے گا۔اور ان کی حالت سنوار دے گا۔

یہ اس لیے کہ نافرمانوں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔اور جو لوگ ایمان لائے انہوں نے اس کی اطاعت کی جو ان کے رب کی طرف سے سچ ہے۔اس طرح اللہ تعالی لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات

ان ایات میں اللہ تعالی نے وحی اور غیر وحی میں فرق واضح کردیا یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق واضح کردیا اللہ تعالی نے رسول اور غیر رسول میں فرق واضح کردیا ہے۔:

اپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نے ان ایات میں ان لوگوں کو دکھایا۔جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے سچائی کی اطاعت کرتے ہیں۔تعالی ایسے لوگوں کے گنا مٹا دے گا اور ان کی حالت کو درست کردے گا اس لیے کہ انہوں نے اس چیز کی اطاعت کی جو اللہ تعالی کی طرف سے وہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور یہ سچ ہے۔ایسے لوگوں کے مقابلے پر جو لوگ احادیث کی اطاعت کرتے ہیں۔وہ 70 فرقے ہوں چاہے وہ 70 سو فرقے ہوں۔وہ سب جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔اس طرح اللہ تعالی لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے۔۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر صرف قرآن پاک فرض کیا ہے۔اس کے علاوہ کوئی کتاب فرض نہیں ۔

سورہ القصص۔آیت 85 تا 87۔پارہ نمبر 20

بے شک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے۔وہ آپ کو ایک لوٹنے کی جگہ آپ کو لوٹانے والا ہے۔آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون کھلی گمراہی میں ہے۔آپ ﷺ کو ہرگز یہ توقع نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پر نازل کی جائے گی یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے لہٰذا آپ ﷺ ہرگز کافروں کے مددگار نہ بنیئے۔آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد آپ کو اس پر عمل کرنے سے ہرگز نہ روکیں۔آپ ﷺ انہیں اپنے رب کی طرف بلاتے رہیے اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے یہ قرآن تم پر فرض کر دیا ہے۔وہ آپ کو ایک لوٹنے کی جگہ آپ کو لوٹانے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن انجام دینے والا ہے۔اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں ہے۔اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرما رہے ہیں کہ آپ کو یہ توقع نہیں تھی کہ آپ پر کتاب نازل کی جائے گی یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔آپ ﷺ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے مددگار نہ بنئے۔یہ لوگ آپ کو قرآن پر عمل کرنے سے روک نہ دیں آپ انہیں اپنے رب کی طرف بلائیے اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم قرآن پاک سے رک جاتے ہیں اور کسی اور کی بات پر عمل کرتے ہیں۔تو یہ شرک ہوگا۔کیونکہ ہم نے قرآن پاک کے مقابلے میں کسی اور کی اطاعت کی۔اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی اور اطاعت کی۔تو یہ شرک ہوگا۔

جس طرح لوگ اپنے فرقے کی طرف یا رسول ﷺ کی طرف بلاتے ہیں۔ تو یہ شرک ہے۔صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا حکم ہے۔

یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس مکمل تفصیل کے ساتھ کتاب پہنچا دی ہے۔۔۔۔۔ جو لوگ قرآن پاک کو مکمل نہیں مانتے ۔وہ قیامت والے دن مان جائیں گے۔۔۔ مگر اس دن ماننے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

سورہ اعراف آیات 51 تا 53 پارہ 8

جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے اور جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا پھر آج ہم انہیں اس طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ آج کے دن کو بھلائے ہوئے تھے جس طرح وہ ہماری آیات سے انکار کرتے تھے۔ہم ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔یہ کتاب ان لوگوں کے لیے رحمت اور ہدایت ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں۔یہ لوگ اب انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔جس دن انجام سامنے آ گیا تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔کہیں گے اقعی ہمارے رب کے رسول واقعی سچ یعنی قرآن پاک لے کر آئے تھے۔

پھر کیا اب ہمارے لیے کوئی سفارشی ہے۔جو ہماری سفارش کرے۔یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تا کہ جو کام ہم کرتے تھے اس کے برعکس کام کریں۔یقیناً ان لوگوں نے خود کو نقصان میں ڈال دیا اور جو جھوٹ وہ بناتے تھے۔ان سے گم ہو گئے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک ہدایت اور رحمت ہے۔ہدایت اور رحمت قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔جو لوگ اس قرآن پاک کو بھلا کر زندگی بسر کریں گے۔اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کو قیامت والے دن بھول جائیں گے۔جو لوگ قرآن پاک کو بھول کر زندگی بسر کریں گے۔وہ قیامت والے دن مان جائیں گے۔کہ رسول ﷺ واقعی سچ لائے تھے۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

جو کچھ رسول ﷺ سے کہا گیا۔وہی پہلے رسولوں بھی کہا گیا۔

سورہ حٰم السجدہ آیات 41 تا 43 پارہ 24

بیشک جو لوگ اس نصیحت یعنی قرآن کا کفر کرتے ہیں۔جب وہ ان کے پاس آیا۔اور بیشک یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے۔اس میں جھوٹ نہ آگے سے آ سکتا ہے۔اور نہ پیچھے سے آ سکتا ہے۔یہ بڑے ہی تعریف والے حکمت والے کی طرف سے نازل ہوا ہے۔آپ ﷺ سے جو کچھ کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا ۔بیشک آپ کا رب بہت معاف کرنے والا اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ سے جو کچھ کہا گیا۔وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا یعنی جو کچھ قرآن پاک میں ہے وہ پہلی کتابوں میں بھی تھا۔اور اس قرآن میں جھوٹ کسی طرح شامل نہیں ہو سکتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ قرآن پاک میں جھوٹ آگے یا پیچھے سے داخل نہیں ہو سکتا۔یہ اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے۔کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کچھ داخل کرنے نہیں دیا۔لہذا لوگوں نے تفسیر کی آڑ میں سائیڈوں پر لکھ دیا۔نیچے لکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ کے سچ کے مقابلے میں لوگ اپنے فرقوں کو اہمیت دیتے ہیں۔اور جو انہیں فرقے والے رسول کے نام پر دیتے ہیں اس کو قبول کر لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سچ کو رد کر دیا جاتا ہے ۔ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ضرور آئے گا۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقے کو اپنا خدا بناتے ہیں۔

یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے۔۔

رسول ﷺ نے صرف وحی کی اطاعت کی۔ کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سورہ احقاف آیت 10 پارہ 26

کہہ دو۔کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا سلوک کیا جائے گا۔میں تو صرف اُس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔اور میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ خود وحی کی اطاعت کرنے والے تھے۔اور انہوں نے ہم تک اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچائی۔کیا ہم وحی کی اطاعت کرنے والے ہیں۔یا فرقوں کی۔کیا ہم

نے اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کو اپنایا ہے ۔ ہرگز نہیں ۔ بلکہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں ۔ کیا ہم قرآن پاک کے ذریعے ڈرنے والی باتوں سے خبردار ہیں ۔ یا بے خبر ۔ ہم قرآن پاک سے بے خبر ہیں ۔ اور ہم نے آپنے فرقہ پرستوں کو اپنا پیارا قرآن سونپ رکھا ہے ۔ اور وہ بڑی خوشی خوشی ہمارے خدا بنے ہوئے ہیں ۔ اور جنت اور دوزخ کی پرچیاں تقسیم کر رہے ہیں ۔ ان کو کس نے یہ اجازت دی ہے ۔ زرا قرآن سے اس کی دو چار مثالیں تو دو ۔ چلو ایک ہی مثال دے دو ۔ قرآن میں ان کا تو پہلے نام بڑا بد نام تھا ۔ یہود

یہ آیات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے

اللہ تعالیٰ ہدایت اور مدد کرنے کو کافی ہے ۔ کسی نام نہاد امام کی ضرورت نہیں ،،،،،،،،،،،،

تمام نام نہاد امام رسول ﷺ کے مجرموں میں سے دشمن ہیں ۔ جنہوں نے لوگوں سے قرآن پاک چھڑوا رکھا ہے ۔ ان کے خلاف رسول ﷺ قیامت وال دن گواہی دیں گے ۔ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا ۔

تمام نام نہاد اماموں کے بارے میں لوگ قیامت والے دن کہیں گے ، کہ ہائے میری کم بختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے ۔ کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں ۔ اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے ۔

سورہ فرقان ۔ آیت 25 تا 31 ۔ پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کو لگا تار اتارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہوگا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا ۔ اور کہے گا ۔ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا ۔
ہائے میری کم بختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے ۔ کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں ۔ اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں ۔ ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر اور ظالم پچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا ۔ اس نے تو میرے پاس نصیحت آ جانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسول گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے ۔ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے ۔

قرآن پاک کی بات نہ سننے والے اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں ۔ تمام نام نہاد امام قرآن پاک سے منہ موڑ کر ڈھائی سو سال بعد لوگوں سے احادیث پوچھ پوچھ کر لکھتے رہے ، اور فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ کے مجرم بن گئے ۔ آج نام نہاد اُمت کا ہر فرقہ قرآن پاک سے منہ موڑ کر اپنی اپنی احادیث کی کتابوں کی تبلیغ کرتا ہے ۔ بیشک ایسے مجرموں سے اللہ تعالیٰ انتقام لے کر رہیں گے ۔

سورہ السجدہ ۔ آیت 22 ۔ پارہ 21

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ اس سے منہ موڑے ۔ بیشک ایسے مجرموں سے ہم انتقام لے کر رہیں گے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اس سے بڑا ظالم اور کوئی نہیں ہے ۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے سمجھایا جائے اور وہ ان سے منہ موڑے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ ایسے مجرموں سے ہم انتقام لے کر رہیں گے ۔

خواتین وحضرات :۔

جوقرآن پاک سے منہ موڑتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایکشن کررہا ہےاوراللہ تعالیٰ ایسے بندے کو کبھی نہیں چھوڑے گا کیونکہ یہ جرم وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کررہا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے اوراللہ تعالیٰ اپنے مجرموں سے بدلہ لے کررہے گا۔۔۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سرقلم کرتی ہے۔ ہمارا معبودصرف اللہ تعالیٰ ہے۔کوئی نام نہاد امام ہمارا معبود نہیں ہے۔اورنہ ہی کوئی رسول ہمارا معبود ہے۔

قرآن پاک سے منہ موڑنے والے قیامت والے دن ایک بڑابوجھ اُٹھائے ہوئے ہوگے۔ یہ سزا قرآن پاک کے علاوہ کسی دوسری کتاب کے لیے ہرگزنہیں ہے۔ کیونکہ قرآن پاک وہ کتاب ہے۔ جواللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو دی ہے۔ یعنی یہ سزا کسی نام نہاد امام کی کسی حدیث کی کتاب کے لیے ہرگزنہیں ہے۔ کیونکہ وہ کتاب ان کواللہ تعالیٰ نے نہیں دی ہے۔

سورہ طٰہ۔آیات 98 تا 101۔پارہ 16

بے شک تمہارا معبودصرف اللہ ہے۔اس کے سوا کوئی معبودنہیں ہےاوراس کا علم ہرچیز پر چھایا ہوا ہے۔اسطرح ہم آپ سے وہ حالات بیان کیا کرتے ہیں ۔جو پہلے گزرچکے ہیں اورہم نے آپ ؐ کواپنے پاس سے نصیحت یعنی قرآن پاک دیا ہے۔ جوکوئی اس سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا اوروہ اس حالت میں ہمیشہ رہیں گےاورقیامت کے دن ان کا بوجھ اٹھانا ان کے لیے بہت براثابت ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کونصیحت کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ قرآن دیا ہے۔یعنی قرآن پاک کی قدرومنزلت بیان کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جوانسان بھی اس قرآن پاک سے منہ موڑے گا۔وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے ہوگا اوروہ اس بوجھ کے ساتھ ہمیشہ رہے گا اورجس پرقیامت والے دن قرآن پاک سے منہ موڑنے کا بوجھ ثابت ہوگا تو یہ ان لوگوں کے لیے بہت براثابت ہوگا۔اوراس بری حالت میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سرقلم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کوحکم دیا ہے۔کہ جوقرآن پاک سے منہ موڑے آپ ﷺ بھی اس سے منہ موڑلیں۔ یہ حکم کسی اورکتاب کے لیے ہرگزنہیں۔

سورہ نجم۔آیات 29 تا 30۔پارہ 27

جو نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑتا ہے۔آپ ﷺ بھی اس سے منہ موڑلیجئے۔ جودنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ان لوگوں کے علم کی رسائی یہیں تک ہے۔بلاشبہ آپ کا رب ہی خوب جانتا ہے۔کہ کون اس کے راستے سے گمراہ ہوگیا ہےاورکون ہدایت پرہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جوانسان نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑتا ہےتو۔آپ ﷺ بھی ایسےلوگوں سے منہ موڑلیجیے یہ لوگ دنیا کو چاہنے والے ہیں۔ان لوگوں کا علم بس اتنا ہی ہے۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم کوحکم دے رہیں ہیں کہ قرآن پاک سے جومنہ موڑتا ہے آپ بھی اس سے منہ موڑلیجیے۔ جولوگ قرآن پاک کی اطاعت چھوڑکرصرف اس آس پربیٹھے ہیں کہ رسول ؐ ان کی شفاعت کردیں گے۔ان کو یہ آیات باربارپڑھنی چاہیے۔شاید وہ اس آیت کوسمجھ جائیں اورقرآن پاک کی طرف واپس آجائیں یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرلیں۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

رسول ﷺ ہر اس انسان کو بخشش اور بڑے اجر کی خوش خبری دے رہے ہیں۔ جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریگا۔ یہ حکم قرآن پاک کے علاوہ کسی نام نہاد امام کی کسی حدیث کی کتاب کے لیے ہر گز نہیں ہے۔۔۔

سورہ یاسین۔ آیات 10 تا 11۔ پارہ نمبر 22

ان کے لیے برابر ہے کہ آپ ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ آپ ﷺ تو صرف اسے خبردار کر سکتے ہیں جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور بغیر دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ ایسے انسان کو بخشش اور بہترین اجر کی خوشخبری دے دیجیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے پیغمبرؑ آپ صرف اسے خبردار کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور قرآن پاک کی اطاعت کرے۔ ایسے شخص کو بخشش اور بہترین اجر کی خوشخبری دے دیجئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے پچھلے بیان میں دیکھا کہ قرآن پاک سے منہ موڑنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم تھا کہ اے پیغمبر ان سے منہ موڑ لیجیے اور اس بیان میں قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نبیؐ کو حکم دے رہیں ہیں کہ ایسے انسان کو بخشش اور عظیم اجر کی خوشخبری دے دیجیے۔۔

خواتین وحضرات!

تمام فرقہ پرست اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرتے۔ ان کے مدرسوں میں فرقوں کی تعلیم دینے کے لیے چند چیزیں رٹائی جاتی ہیں۔ کہ قرآن پاک میں نماز نہیں روزہ نہیں حج نہیں زکٰواۃ کا طریقہ نہیں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ ہمارا شمار اُن لوگوں میں کرے۔ جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوں۔ تاکہ ہمارا شمار اُن لوگوں میں ہو جن کو رسول ﷺ نے بخشش کی اور بہت بڑے اجر کی خوش خبری دی ہے۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے قرآن پاک ہے۔ جو زندہ لوگوں کو خبردار کرے گی۔ اور نافرمان مجرم ثابت ہوں گے مگر افسوس کہ تمام فرقہ پرست زندہ لوگوں کو قرآن پاک کے بجائے اپنے اپنے فرقوں کی احادیث سے خبردار کیا جاتا ہے۔ اور قرآن پاک کو مرنے کے بعد ثواب دارین حاصل کرنے کا زریعہ بنا دیا گیا ہے۔

سورہ یاسین۔ آیات 69 تا 70۔ پارہ 23۔

اور ہم نے اس نبیؐ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی اس کیلیے مناسب تھا۔ یہ تو ایک نصیحت اور صاف صاف پڑھا جانے والا قرآن ہے تا کہ اس انسان کو جو زندہ ہے خبردار کرے اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے اور صاف صاف پڑھا جانے والا قرآن ہے۔ تا کہ جو انسان بھی قیامت تک زندہ ہوگا۔ اسے خبردار کرے۔ اور کافروں یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ پرستی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی بات ثابت ہو جائے یعنی دلیل ثابت ہو جائے۔ لزام ثابت ہو جائے۔ قصور ثابت ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے قیامت تک آنے والے لوگوں کو خبردار کرتے رہیں گے۔۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ ہمارا شمار اُن لوگوں میں کرے۔ جو قرآن پاک سے خبردار ہونے والے ہوں۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

قیامت والے دن لوگوں سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مگر افسوس کہ ہمارے ہاں زندہ لوگوں کو قرآن پاک کے

بجائے اپنے اپنے فرقوں کی احادیث سے یاد کروائی جاتی ہے جس کے بارے میں پوچھا ہی نہیں جانا،اور جس کے بارے میں پوچھا جانا ہے۔اس کو حفظ یعنی رٹا یا جاتا ہے۔اور قرآن پاک کو مرنے کے بعد ثواب دارین حاصل کرنے کا زریعہ سمجھا جاتا ہے۔

سورہ زخرف۔آیات 43 تا 44۔پارہ 25

آپؐ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔مضبوطی سے تھامے رکھیے ۔بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عن قریب آپ سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اس قرآن پاک کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔یہ آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی نصیحت ہے اور جلد ہی یعنی قیامت والے دن سب لوگوں سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھانے کے لیے قرآن پاک میں مثالیں دیں ہیں۔جس میں کوئی پیچیدہ بات نہیں ہے۔تاکہ ہم لوگ پرہیز گار بن سکیں۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں دشمن بن کر کھڑے ہیں۔کہتے ہیں کہ قرآن پاک خود سمجھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

سورہ زمر۔آیات 27 اور 28۔پارہ 23

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کر دیں ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ہم نے قرآن پاک کو واضح عربی زبان میں نازل کیا ہے۔جس میں کوئی پیچیدہ بات نہیں ہے۔تاکہ یہ لوگ پرہیز گار بن سکیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کیں ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں تاکہ وہ سمجھ سکیں اور اس قرآن میں کوئی مشکل بات نہیں ہے۔تاکہ لوگ نصیحت پر عمل کر کے پرہیز گار بن سکیں۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس قرآن پاک کے ذریعے ہدایت دیتا ہے۔یعنی قرآن پاک کے علاوہ ہدایت کسی اور فرقے کی حدیث کی کتاب سے نہیں مل سکتی۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل کرنے والے لوگوں کی حالت بیان کی ہے۔

سورہ زمر۔آیات 22 تا 23۔پارہ 23

پھر کیا وہ جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام یعنی اپنی فرمانبرداری کے لیے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی یعنی قرآن پاک پر ہو۔تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے سخت ہو گئے ہیں۔

یہی لوگ گمراہی میں پڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے بہترین کتاب نازل کی ہے۔جو ایسی کتاب ہے جس کے مضامین ملتے جلتے اور بار بار دہرائے گئے ہیں۔اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور پھر ان کے جسم اور دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔یہی اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہتا ہے اس قرآن کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے پھر اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے سخت ہو گئے ہیں۔یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف اور توصیف بیان کرتے ہیں کہ قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے۔جس کے مضامین ملتے جلتے اور بار بار دہرائے گئے ہیں اور جن کے دل نرم ہو کر قرآن پاک کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔اسی راغب ہونے کو ہدایت کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں۔اس قرآن پاک سے ہدایت دیتے ہیں اور جو اس قرآن پاک سے ہدایت نہیں لیتا۔تو وہ گمراہ ہی رہتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو ہدایت نہیں سمجھتا۔اس کے لیے پھر کہیں بھی ہدایت نہیں ہے۔وہ گمراہ ہی رہے گا۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔یعنی یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے۔۔
جیسے ہی قیامت کے آثار شروع ہوں گے۔اور لوگوں کو یقین ہو جائے گا کہ واقعی قیامت کا الارم بج چکا ہے۔تو لوگ کہیں گے۔اے ہمارے رب ہم سے یہ عذاب دور کر دے۔بے شک ہم قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پھر یہ نصیحت یعنی قرآن پاک حاصل کرنے کا وقت نہیں ہوگا۔یعنی یہ کوئی پر سکون ٹائم نہیں ہوگا۔کہ قرآن پاک کو ٹائم دیں اور اسے سمجھیں اور نصیحت حاصل کریں۔

سورہ دخان۔آیات 10 تا 14۔پارہ 25

توتم انتظار کرو اس دن کا جب آسمان واضح دھواں لے کر آئے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ دردناک عذاب ہے۔اے ہمارے رب ہم سے یہ عذاب دور کر دے۔بے شک ہم ایمان لاتے ہیں۔پھر انہیں نصیحت کہاں ہوگی۔

حالانکہ ان کے پاس ایک رسول کھول کھول کر بیان کرنے والا آ چکا۔پھر وہ پھر گئے۔اور کہا یہ تو سکھایا ہوا دیوانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جب قیامت کا سماں بندھ جائے گا۔قیامت قائم ہو جائیگی۔عذاب کا دھواں لوگوں پر چھا جائے گا۔پھر کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم سے یہ عذاب ٹال دے۔ہم ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہم قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں۔اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ کونسا موقع ہے۔ قرآن پاک پر ایمان لانے کا۔قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرنے کا۔

خواتین وحضرات!

موقع ہاتھ سے نکل چکا۔یہ دنیا آزمائش کی جگہ تھی۔قرآں پاک میں غور وفکر کی جگہ تھی۔قرآن پاک پر عمل کرنے کی جگہ تھی۔قیامت تو حساب کتاب کا دن ہے۔فیصلے کا دن ہے۔قرآن پاک کھول کر بیٹھ جانے کا دن نہیں ہے۔قرآن پاک میں غور وفکر کرنے والا دن نہیں ہے۔قرآن پاک پر عمل کرنے والا دن نہیں ہے۔قیامت تو رزلٹ والا دن ہے۔فیل یا پاس ہونے والا دن ہے۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں قرآن پاک کے علاوہ ہرگز کوئی کتاب نہیں دوں گا۔یہ قرآن پاک تو ایک نصیحت ہے۔اب جس کا دل چاہے اسے قبول کرے۔
ان آیات میں اُن لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔جن کے لیے قیامت والے کوئی سفارش نہیں ہوگی۔اس کی وجہ یہ ہے ۔کہ لوگ جنگلی گدھے ہیں۔جو قرآن پاک کو شیر سمجھ کر دنیا میں اس سے بھاگتے رہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ اسے کھلی ہوئی کتاب دی جائے۔یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔کہ۔یہ وہ فرقوں والے لوگ ہیں جو اپنے اپنے اماموں کی دی ہوئی احادیث کی کتابوں کو چاہنے والے تھے۔انہی کو اپنی کتاب سمجھ رکھا تھا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں قرآن پاک کے علاوہ ہرگز کوئی کتاب نہیں دوں گا۔یہ قرآن پاک تو ایک نصیحت ہے۔اب جس کا دل چاہے اسے قبول کرے۔

سورۃ مدثر۔آیات 48 تا 56۔پارہ نمبر 29

اس وقت سفارش کرنے والوں کی کوئی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی۔آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اپنی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ رہے ہیں۔جیسے وہ جنگلی گدھے ہوں۔جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑتے ہیں۔بلکہ ان میں سے تو ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتاب دی جائے۔ہرگز نہیں بلکہ یہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ہرگز نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے۔اب جس کا دل چاہے اسے قبول کرے اور یہ کوئی سبق حاصل نہ کریں گے۔مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہے۔وہی اس بات کا اہل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی معاف کرنے کا اہل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں قیامت والے دن کوئی ان کے کسی کام نہیں آئے گا۔کیونکہ لوگ قرآن پاک کی نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔آخر ان کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اپنی نصیحت یعنی قرآن سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔جیسے وہ جنگلی گدھے ہوں۔جو شیر کی آہٹ سے بھاگ پڑتے ہیں۔
ان آیات میں لوگوں کا رویہ قرآن پاک سے دکھایا گیا ہے کہ لوگ قرآن پاک سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے جنگلی گدھے شیر سے ڈرتے ہیں۔جنگلی گدھے

توشیر سے اس لیے ڈرتے ہیں کہ وہ انہیں پھاڑ کر کھا جاتا ہے مگر یہ لوگ قرآن پاک سے کیوں ڈرتے ہیں۔ یہ قرآن پاک تو لوگوں کے لیے نصیحت ہے۔ اب جس کا دل چاہتا ہے اسے قبول کرے۔
کیا ہم جنگلی گدھے ہیں۔ یا قرآن پاک کی نصیحت سمجھنے والے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے

تمام نام نہاد امام اور ان کی اطاعت کرنے والے فرقہ پرستوں کے پاس قرآن پاک کا علم زیرو ہے، وہ اس سچ سے اندھے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر نازل کیا ہے۔۔ تمام فرقہ پرست اندھے ہیں۔

سورہ رعد۔ آیت 19۔ پارہ نمبر 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ وہ سچ ہے اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے بے شک عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم اندھے ہیں یا قرآن پاک کا علم رکھنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

تمام امام قرآن پاک کے سچ سے بے خبر ہیں۔ اس طرح تمام فرقے قرآن پاک کے علم کو سمجھنے کے بجائے اپنے امام کی دی ہوئی احادیث کے ذریعے قرآن پاک کی تشریح کر کے اس کو جھٹلاتے رہتے ہیں۔ اس طرح انہیں خاک پتہ چلے گا کہ قرآن پاک میں کیا بیان ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔ مگر ہر فرقہ تہتر فرقوں والی حدیث سے ایت کی تشریح کرتا ہے۔ اس طرح قرآن پاک کے علم کو جھٹلا کر اپنے فرقے کو مظبوطی سے تھام لیتا ہے۔ اس طرح تمام فرقوں نے قرآن پاک کو جھٹلا رکھا ہے۔ اس طرح قرآن پاک کے سچ سے اندھے بنے ہوئے ہیں۔

یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

کیونکہ رسول ﷺ کی اُمت نے تشریح کی آڑ میں قرآن پاک کو جھٹلا رکھا ہے۔ رسول ﷺ نے ان سے کہا۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ قرآن پاک کے سچ کو جھٹلانے والے تمام فرقے عذاب کے مستحق بنے ہوئے ہیں۔ ان کے وکیل رسول ﷺ ہر گز نہیں۔ ان کو اس بات کی خبر جلد ہی ہو جائے گی۔

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔ یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔ دیکھئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ سمجھ جائیں۔ اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ وہ سچ ہے۔ آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔ یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ سمجھ جائیں۔ اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ وہ سچ ہے۔ آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائیگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر آیا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک نے فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔ جبکہ فرقہ پرست قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر فرقوں پر قائم ہیں۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر امیدیں لگا رکھی ہیں۔ کہ رسول ﷺ ہمیں بخشوائیں گے۔ رسول ﷺ فرما رہیں ہیں کہ میں تم پر وکیل نہیں۔ کیونکہ

رسول ﷺ تو قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔ جسے فرقہ پرستوں نے جھٹلا دیا ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

ہم نے ان دو عورتوں کے ایمان کی مثال کو سمجھنا ہوگا۔ اور اس طریقے پر ایمان لانا ہوگا۔ یعنی قرآن پاک سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنا ہوگی۔

سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28

اللہ تعالی کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔ وہ دونوں ہمارے غلاموں میں سے دو نیک غلاموں کے نکاح میں تھیں۔ مگر انہوں نے ان سے خیانت کی۔ پھر اللہ تعالی کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا۔ اور ان عورتوں کو حکم ہوا۔ کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

اسطرح اللہ تعالی ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔ جب اُس نے کہا۔ اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے۔ اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے۔ اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دے اور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے۔ جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔ انہوں نے اپنے رب کی باتوں کی اور کتابوں کی تصدیق کی۔ اور وہ فرمابردار تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالی نے دو عورتوں کو منتخب کیا۔ دونوں رسولوں کی بیویاں تھیں۔ مگر یہ رفاقت اللہ تعالی کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔ اور دونوں جہنم میں جائیں گی۔ کیونکہ اللہ تعالی کی باتوں کی نافرمان تھیں۔ اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی نہ تھی۔ یعنی کافر تھیں یعنی کسی بھی فرقے سے تعلق تھا۔ جبکہ رسول تو اللہ تعالی کا پیغام پہنچانے والا ہوتا ہے۔ شوہر کے ساتھ یہی بددیانتی تھی۔

اللہ تعالی نے ایمان والوں کو ایمان سمجھانے کے لیے فرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔ ایمان کا مطلب ہے۔ اللہ تعالی کی باتوں کو سچ ماننا اور ان کی اطاعت کرنا۔ اوار پہلی کتابوں کی تصدیق کرنا۔ حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی۔ تورات کو سچ مانتی اور اس کی اطاعت کرنے والی تھی۔ اور پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔

اور حضرت مریم بھی ایمان والی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی۔ اور اسکی اطاعت کرنے والی تھی۔ اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔ اور وہ فرماں برداروں میں سے تھیں۔

اب جو لوگ قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ اور پہلی آنے والی کتابوں کی تصدیق کریں گے۔ وہ ایمان والے ہوں گے۔ اور جو کسی فرقے

) سورہ اعراف آیت 96 تا 199 پارہ 9

اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور پرہیزگار بنتے۔ تو ہم ان پر زمین اور آسمان کی تمام برکتیں کھول دیتے۔ لیکن انہوں نے جھٹلا دیا تو ہم نے انہیں ان کے اعمال کی سزا میں پکڑ لیا۔ پھر کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ کہ رات کو ان پر عذاب آئے۔ اور وہ سو رہے ہوں۔ کیا بستیوں والے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر دن چڑھے آئے۔ اور وہ مشغول ہوں۔ پھر کیا یہ لوگ اللہ تعالی کی تدبیر سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالی کی تدبیر سے سوائے نقصان پانے والوں کے کوئی بھی بے خوف نہیں ہوتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اگر ہم بھی ایمان لے آئیں گے۔ اور اسکی اطاعت کریں گے۔ قرآن پاک سے اپنی اصلاح کریں گے یعنی پرہیزگار بنیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر بھی زمین اور آسمان کی تمام برکتیں کھول دے ینگے۔

سورہ البقرہ کی ایت تین کے مطابق۔ پرہیزگار وہ انسان ہے جو قرآن پاک سے ہدایت لیتا۔

) سورہ جن آیات 16 تا 17 پارہ 29

اور اگر وہ سیدھے استے پر قائم رہتے۔ تو ہم انہیں پانی سے سیراب کرتے۔ تاکہ ہم انہیں آزمائیں۔ اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت سے منہ موڑے گا۔ تو وہ اُسے سخت عذاب میں داخل کریگا۔

خواتین وحضرات

سیدھا راستہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑے گا۔ تو وہ اُسے سخت عذاب میں داخل کریگا۔

) سورہ المائدہ آیت 66 پارہ 6

اور اگر وہ تورات اور انجیل اور جو ان کی طرف نازل ہوا اسے قائم رکھتے۔ تو ضرور اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی ان میں ایک گروہ اعتدال پسند ہے اور ان میں اکثر بُرے اعمال والے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کتابوں کو قائم کرنے کی بات ہو رہی ہے یعنی تورات اور انجیل کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ کہ ان لوگوں نے بھی تورات اور انجیل کو نہ سیکھا۔ اگر وہ ایسا کرتے تو ضرور اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی۔ اُن میں ایک گروہ اعتدال پسند ہے۔ اور ان میں اکثر بُرے اعمال والے ہیں۔

خواتین وحضرات

اگر ہم قرآن پاک کو سیکھتے ہیں۔ تو گویا ہم نے تورات اور انجیل کو سیکھا۔ کیونکہ یہی تعلیمات ان کتابوں کی بھی تھی۔ اُن کتابوں کی تمام تفصیل ہمیں قرآن پاک میں مل جاتی ہے۔ پہلے لوگ کس طرح ایمان لائے تمام رسول اور رسول ﷺ کس طرح ایمان لائے اس کی تعلیم ہمیں قرآن پاک میں مل جاتی ہے جس کی بدولت ہم ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ اُن لوگوں کا طریقہ سیکھتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام کیے۔ رسولوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ آخرت کے بارے میں جانتے ہیں۔ معجزوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ الغرض ہم وہ سب کچھ سیکھتے ہیں۔ جو قرآن پاک اور پہلی کتابوں کی تعلیمات ہیں۔ اور جسے کتابوں پر ایمان لانا کہتے ہیں۔ اگر ہم ایسے لوگ ہوں گے تو اپنے پاؤں کے نیچے اور اوپر سے رزق پائیں۔ مگر جن لوگوں کو تورات اور انجیل دی گئی۔ انہوں نے بھی تورات کو نہ سیکھا یعنی قائم نہ کیا۔ یعنی ہم ایسے ہی لوگوں کے نقال ہیں۔

) سورہ المائدہ آیت 68 پارہ 6

کہہ دو اے کتاب والو تم کسی چیز پر نہیں ہو۔ جب تک تورات اور انجیل کو قائم نہ کرو۔ اور جو کچھ تم پر تمھارے رب کی طرف سے نازل ہوا۔ اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے۔ سرکشی اور کفر میں بڑھا دے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

ن آیات میں تمام کتاب والوں کی بات ہو رہی ہے۔ ہم بھی کتاب والے ہیں۔ اا گر ہم تورات اور انجیل اور قرآن پاک کو قائم نہیں کریں گے۔ یعنی ان پر ایمان نہیں لائیں گے۔

ان آیات میں بھی کتابوں پر ایمان لانے کی بات ہو رہی ہے۔ اگر ہم قرآن پاک کو سیکھتے ہیں۔ تو گویا ہم نے تورات اور انجیل کو سیکھا۔

کیونکہ یہی تعلیمات ان کتابوں کی بھی تھی۔ اُن کتابوں کی تمام تفصیل ہمیں قرآن پاک میں مل جاتی ہے۔ رسول ﷺ کس طرح ایمان لائے پہلے لوگ کس طرح ایمان لائے ااس کی تعلیم ہمیں قرآن پاک میں مل جاتی ہے جس کی بدولت ہم ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ اُن لوگوں کا طریقہ سیکھتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام کیے۔ رسولوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ آخرت کے بارے میں جانتے ہیں۔ معجزوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ الغرض ہم وہ سب کچھ سیکھتے ہیں۔ جو قرآن پاک اور پہلی کتابوں کی تعلیمات ہیں۔ اور جسے کتابوں پر ایمان لانا کہتے ہیں۔

جب ہم قرآن پاک سیکھتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ کس طرح پریشان تھے۔ لوگوں کے رویے پر۔ آج بھی قرآن پاک کے ساتھ لوگوں کا وہی رویہ ہے۔ اور یہ لوگ خود کو ایمان والا کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں چند مثالیں دینا چاہوں گی۔ حالانکہ یہ ایمان والے لوگ نہیں ہیں۔

مثال

) سورہ المائدہ آیت 41 کا پہلا حصہ پارہ 6

اے رسول جو لوگ کفر کی جانب تیزی سے بڑھتے ہیں۔ وہ آپ کو غم زدہ نہ کر دیں۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں۔ اور ان کے دل ایمان نہیں لائے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی نافرمانوں یعنی فرقے بنانے والوں کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں۔ اور ان کے دل ایمان نہیں لائے ہیں۔

یہ ہم جیسے لوگوں کا ہی ذکر ہے۔ جو رسول ﷺ کے دور میں بھی تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک جو انسان بھی فرقہ بنائے گا۔ اس کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔

سورہ انعام۔ آیت 159۔ پارہ 8

بیشک جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کا فرقے بنانے والوں سے ختم کر رہے ہیں کہ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں نبی ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ یعنی دین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ؐ کا تعلق ختم کر دیا ہے کیا یہ لوگ فرقے بنانے والے خود کفر کر کے شرک کر کے مرتد ہو کر جن کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہمیں کس اسلام یعنی کس کی فرمابرداری کی طرف بلاتے ہیں کاش کہ یہ خود فرمابردار ہوتے یعنی مسلم ہوتے

۔قرآن سے اسلام سیکھا ہوتا۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے اسلام سیکھا ہوتا۔

دین اسلام کے علم کے بارے میں اختلاف کرنے والے تمام فرقوں کا حساب جلد ہی ہونے والا ہے۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اوران لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپؐ کتاب والوں اوراُمیوں سے کہہ دیجیے کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو اگر وہ اسلام لے آئیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو بیشک آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ االلہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے ۔نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اور میری اطاعت کرنے والوں نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔آپؐ دنیا بھر کے تمام لوگوں سے فرماتے ہیں۔جو کتاب والے ہوں یا اُمی ہوں ۔ کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو۔یعنی کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔اگر وہ اسلام لے آئیں۔یعنی اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی۔ تو انہوں نے بھی ہدایت پالی ،اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔اسے کہتے ہیں اطیعو اللہ واطیعو الرسول ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اسلام لانے والے ہیں۔اور جو فرقے بنانے والے ہیں ۔وہ اسلام سے پھر جانے والے لوگ ہیں۔

ان آیات میں رسول ﷺ نے اسلام لانے کا طریقہ سکھایا اور اپنے اطاعت گزراوں کے زریعے بھی دکھایا۔اب قیامت تک آنے والے رسول ﷺ کے اطاعت گزار اس طریقے پر اسلام لانے والے ہوں گے۔اور ہدایت پانے والے ہوں گے۔

جبکہ فرقوں کی اطاعت کرنے والے اسلام سے پھر جانے والے لوگ ہیں ایسے تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔

تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

رسول ﷺ نے بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔اور ان کے اطاعت گزاروں کا بھی دین ہے۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام یعنی قرآن پاک کو قبول کرلیں گے۔وہ اسلام لانے والے ہوں گے۔۔۔

پر اور جو قرآن پاک کے علم میں اختلاف کرنے والے ہوں گے۔وہ کافر ہوں گے۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ ان کا جلد حساب لینے والا ہے۔فرقے بنانے یہ رسول ﷺ سے جھگڑا کرنے لوگ ہیں۔۔

آئیں خواتین وحضرات:

آئیں قرآن پاک سے چار ایک جیسی مثالوں سے ایمان کو سمجھتے ہیں۔تاکہ قیامت والے دن ہمارا شماران لوگوں میں نہ ہو۔جو پچھتانے والے ہوں گے۔اور ہاتھ ملنے والے ہوں گے۔

مثال نمبر 1:

سورہ انعام آیت نمبر 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں۔جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔تو وہ کہیں گے۔کیا ہی اچھا ہوتا۔کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے مطابق قیامت والے دن جہنمی پچھتائیں گے۔ کہ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

مثال نمبر2:

سورہ قصص آیت نمبر 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا۔ کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی۔ پھر وہ کہتے۔ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول ﷺ کیوں نہ بھیجا۔ تا کہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔ اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔ تا کہ وہ ایمان والے بن جائیں۔

مثال نمبر3:

سورہ طٰہٰ آیت 134 پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے۔ اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا۔ کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے۔

خواتین وحضرات:

اگر ہم نے ذلیل وخوار ہونے سے بچنا ہے۔ تو ہمیں رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات کی اطاعت کرنا ہوگی۔ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنا ہوگی۔

سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔ یعنی اطیعو اللہ اور اطیعو اللہ کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کی اطاعت کرنا

آئیں قرآن پاک سے ایک ایمان والے اور کافر انسان کے درمیان فرق دیکھتے ہیں۔ کہ دونوں کے عمل کس طرح ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

سورہ محمد۔ آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے رب کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ایک ایمان والا صرف قرآن پاک کی اطاعت کرتا ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ اور جو اس کے علاوہ کسی کتابوں کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ کافر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے رب کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر صرف قرآن پاک فرض کیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی کتاب فرض نہیں کی۔

سورہ القصص۔ آیت 85 تا 87۔ پارہ نمبر 20

بے شک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے۔ وہ آپ کو ایک لوٹنے کی جگہ آپ کو لوٹانے والا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون کھلی گمراہی میں ہے۔ آپ ﷺ کو ہرگز یہ توقع نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پر نازل کی جائے گی یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے لہٰذا آپ ﷺ ہرگز کافروں کے مددگار نہ بنیئے۔ آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد آپ کو اس پر عمل کرنے سے ہرگز نہ روکیں۔ آپ ﷺ انہیں اپنے رب کی طرف بلاتے رہیے اور شرک کرنے والوں

میں سے نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے یہ قرآن تم پر فرض کر دیا ہے۔ **وہ آپ کو ایک لوٹنے کی جگہ آپ کو لوٹانے والا** ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن انجام دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہہ دیجئے یعنی رسول ﷺ لوگوں کو بتا دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرما رہے ہیں کہ آپ کو یہ توقع نہیں تھی کہ آپ پر کتاب نازل کی جائے گی یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ آپ ﷺ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے مددگار نہ بنئے۔ یہ لوگ آپ کو قرآن پر عمل کرنے سے روک نہ دیں آپ انہیں اپنے رب کی طرف بلایئے اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم قرآن پاک سے رک جاتے ہیں اور کسی اور کی بات پر عمل کرتے ہیں۔ تو یہ شرک ہو گا۔ کیونکہ ہم نے قرآن پاک کے مقابلے میں کسی اور کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی اور اطاعت کی۔ تو یہ شرک ہو گا۔

جس طرح لوگ اپنے فرقے کی طرف یا رسول ﷺ کی طرف بلاتے ہیں۔ تو یہ شرک ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا حکم ہے۔